

اعتکاف کورس

مولانا محمد الیاس گھمن

دالائیان

اعتیکاف کورس

مولانا محمد الیاس گھمن

ناشر

دارالایمان 17 فرسٹ فلورز ہیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور 0321-4602218

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب _____ اعجاز کاف کورس

نام مولف _____ محمد الیاس گم

بار اشاعت اول _____ مئی 2013ء

تعداد _____ 1100

باہتمام _____ احناف میڈیا سروس

ملنے کا پتہ

مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنرل ایئر ڈرو سٹریٹ لاہور 048-3881487, 0346-7357394

فہرست

13	عرض مؤلف
14	کورس سے استفادہ کی ترتیب
15	اعتکاف کے فضائل و مسائل
15	اعتکاف کی تعریف
15	فضائل اعتکاف
18	اقسام اعتکاف
18	1: اعتکاف واجب
18	اعتکاف واجب کے مسائل
19	2: اعتکاف سنت
19	مسائل اعتکاف سنت
21	اعتکاف کی حالت میں جائز کام
22	اعتکاف کے ممنوعات و مکروہات
25	3: اعتکاف نفل
26	بعض معمولات اعتکاف
26	تحیۃ الوضوء

4	اعتکاف کورس
27	تحیۃ المسجد
27	نماز اشراق
28	نماز چاشت
29	نماز ادابین
30	نماز تہجد
30	تہجد کی رکعات
31	صلوۃ التسبیح
33	توحید
33	1: توحید ربوبیت
33	2: توحید الوہیت
33	3: توحید صفات
34	نبوت اور سالت
34	نبی کی تعریف:
34	1: نبی اور رسول میں فرق
34	2: انبیاء اور رسول کی تعداد
34	3: بشریت و نورانیت
34	4: عصمت و حفاظت
35	5: حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

5	اعتکاف کورس
35	6: سماع صلوٰۃ والسلام
35	7: ختم نبوت
36	8: نزول عیسیٰ علیہ السلام
37	قیامت
37	1: قیامت کی تعریف
37	2: موت
37	3: قیامت کی قسمیں
38	4: قبر
38	5: اعادہ روح اور سوال و جواب
38	6: قیامت و حشر
39	7: حساب و کتاب
40	8: پل صراط
40	9: حوض کوثر
40	10: دخول جنت و دخول جہنم
41	صحابیت
41	صحابی کی تعریف
41	عظمت صحابی
41	معیار ایمان و عمل

- 42 اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم
- 42 خلافت راشدہ
- 43 مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین
- 43 اہل السنۃ والجماعت کا موقف
- 44 تنقید اور حق تنقید
- 45 اجتہاد و تقلید
- 45 اجتہاد کی تعریف
- 45 ضرورت اجتہاد
- 45 اجتہاد کے مواقع
- 47 عوام الناس کی ذمہ داری
- 48 ائمہ مجتہدین
- 48 امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ
- 48 ایک غلط فہمی کا ازالہ
- 49 امام اعظم؛ دیگر ائمہ کی نظر میں
- 50 امام مالک رحمہ اللہ
- 51 امام شافعی رحمہ اللہ:
- 51 امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ
- 52 علم و عمل

- 52 1: قرآن پاک کو پڑھنا
- 52 2: قرآن پاک کو سمجھنا
- 53 3: قرآن پاک پر عمل کرنا
- 53 بیعت کی شرائط
- 54 چہل حدیث
- 54 ارکان اسلام
- 55 ختم نبوت
- 55 حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- 56 حفاظت اجساد انبیاء علیہم السلام
- 56 سماع صلوٰۃ و سلام
- 57 فضیلت درود شریف
- 57 عرض اعمال
- 58 قیامت
- 58 شفاعت
- 59 وسیلہ
- 60 فضیلت نماز
- 61 نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا

- 61 امام کے پیچھے قراءت نہ کرنا
- 62 آمین آہستہ آواز سے کہنا
- 62 نماز میں رفع یدین نہ کرنا
- 63 تین رکعات وتر
- 64 فضیلت روزہ
- 64 فضیلت قربانی
- 65 نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا
- 66 بیس تراویح
- 66 عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم
- 67 عظمت فقہ
- 68 عظمت فقیہ
- 68 عظمت محدثین
- 69 وراثت انبیاء علیہم السلام
- 70 عظمت قرآن
- 70 حفظ القرآن
- 71 اتباع سنت
- 71 رد بدعت

9	اعتکاف کورس
72	مسلمان کے حقوق
73	والدین کے حقوق
73	اولاد کے حقوق
74	خاوند کے حقوق
75	بیوی کے حقوق
75	مدینہ منورہ کی فضیلت
76	اللہ کی راہ میں خرچ کرنا
77	تعمیر مسجد
77	بیعت
79	ذکر اللہ تعالیٰ
79	خاتمہ بالخیر
80	مسنون دعائیں
80	نیند سے بیداری کی دعاء
80	بیت الخلاء جانے کی دعاء
80	بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء
80	وضو شروع کرتے وقت کی دعاء
80	وضو کے درمیان کی دعاء

- 81 وضو کے آخر کی دعاء
- 81 گھر سے نکلنے کی دعاء
- 81 مسجد میں داخل ہونے کی دعا
- 82 اذان کا جواب
- 82 اذان کے بعد دعاء
- 83 اقامت کا جواب
- 83 تلاوت قرآن کی دعاء
- 83 نماز کے بعد اذکار
- 84 نماز کے بعد کی دعا
- 84 نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا
- 85 مسجد سے نکلنے کی دعاء
- 85 خوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعاء پڑھے
- 85 ناخوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعاء پڑھے
- 85 کھانا کھاتے وقت کی دعاء
- 86 کھانا کھانے کے بعد کی دعاء
- 86 دودھ پینے کے بعد کی دعاء
- 86 مہمان کھانا کھانے کے بعد میزبان کو یہ دعاء دے

- 86 کپڑے اتارنے کی دعاء
- 87 کپڑے بدلنے کی دعاء
- 87 نئے کپڑے پہننے کی دعا
- 87 آئینہ دیکھنے کی دعاء
- 87 مقیم؛ مسافر آدمی کو یہ دعا دے
- 88 مسافر؛ مقیم آدمی کو یہ دعا دے
- 88 سواری پر سوار ہونے کی دعاء
- 88 دوران سفر تکبیر و تسبیح
- 88 دوران سفر کسی جگہ ٹھہرے یا اترے تو یہ دعا پڑھے
- 88 سفر سے واپسی کی دعاء
- 89 کسی بھی قسم کی تکلیف اور درد کی دعاء
- 89 جب تیز ہوا چل رہی ہو تو یہ پڑھیں
- 89 کڑک اور گرج چمک کے وقت دعاء
- 90 بارش مانگنے کی دعاء
- 90 جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے
- 90 بارش کے بعد دعاء
- 90 مصیبت اور پریشانی دور کرنے کی دعاء

- 90 ہر قسم کے مرض سے شفاء حاصل کرنے کی دعاء
- 91 ہر مریض پر پڑھنے کے لیے مسنون دم
- 91 میت کی آنکھیں بند کرتے وقت دعاء
- 91 قبرستان کی زیارت کے وقت دعاء
- 91 میت کو قبر میں داخل کرتے وقت یہ دعاء پڑھے
- 92 میت کو دفن کرنے بعد یہ دعاء پڑھے
- 92 بازار میں داخل ہونے کی دعاء
- 92 جب کسی موسم کا نیا پھل دیکھے اور کھائے تو یہ دعاء پڑھے
- 93 جو شادی کرے یا سواری وغیرہ خریدے تو یہ دعاء پڑھے
- 93 نکاح کی مبارک باد
- 93 بیوی سے ہمبستری کرتے وقت یہ دعاء پڑھے
- 93 نیا چاند دیکھنے کی دعاء
- 94 روزہ افطار کرنے کی دعاء
- 94 لیلة القدر کی دعاء
- 94 سونے کی دعائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ مؤلف

”اعتکاف کورس“ آپ کے ہاتھوں میں ہے جو معتکفین کیلئے ایک انمول تحفہ ہے۔ اس کی ترتیب کی بنیادی طور پر دو وجوہات ہیں:

1: رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اعتکاف کی عبادت سرانجام دیتی ہے۔ مبارک ساعات اور مسجد کے بابرکت ماحول میں ذکر و عبادات کا لطف تو ہوتا ہی ہے لیکن اعتکاف کے مسائل نہ جاننے کی وجہ سے بے حد غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں، حتیٰ کہ بعض مرتبہ معتکف اعتکاف بھی توڑ بیٹھتا ہے۔ اس لیے شدید ضرورت محسوس ہوئی کہ اعتکاف سے متعلق بنیادی مسائل مختصر انداز میں تحریر کر دیے جائیں۔

2: دس دن کا مختصر عرصہ اور مسجد کی یکسوئی والا ماحول، معتکف کی علمی و عملی تربیت کیلئے انتہائی قیمتی وقت ہے۔ انسان جب کسی بات کو یکسوئی اور توجہ کے ساتھ پڑھتا اور سنتا ہے تو یقینی طور پر وہ دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس بات کا داعیہ پیدا ہوا کہ ایسا نصاب مرتب کر دیا جائے جو اعتکاف کے اس عشرہ کی مناسبت سے مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ پر اثر بھی ہو۔

ان دو وجہوں کے پیش نظر یہ کورس ترتیب دیا گیا ہے جس میں اعتکاف کے بنیادی مسائل، اعتکاف کے دوران خاص معمولات، چند بنیادی نظریات و

معلومات اور مختلف موضوعات پر چالیس احادیث کا مجموعہ شامل ہے۔

اس بات کی انتہائی کوشش کی گئی ہے کہ کورس مختصر ہو تاکہ یاد کرنے اور مذاکرہ کرنے میں آسانی ہو، اس لیے دلائل سے قطع نظر صرف مسئلہ کے بیان کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

کورس سے استفادہ کی ترتیب

کورس سے استفادہ کی ایک صورت یہ ہے کہ مسجد کے امام یا مسجد سے منسلک عالم دین ایک وقت مقرر کر لیں جس میں مختلفین کو یہ کورس درس پڑھائیں اور مختلفین حضرات آپس میں مذاکرہ کرتے رہیں، پھر دوسرے وقت میں اس درس کا اعادہ کر کے ان سے سن لیا جائے۔ سہولت کی خاطر کورس کو نو یا دس حصوں میں تقسیم کر کے ہر دن ایک حصہ کا درس دیا جائے۔

اس کی دوسری صورت یہ بھی ہے کہ مختلفین حضرات مذکورہ ترتیب پر کورس کو نو یا دس حصوں میں تقسیم کر کے اپنے طور پر اس کا مطالعہ کریں اور جو چیز قابل وضاحت ہو وہ امام صاحب یا مسجد سے متعلق عالم دین سے پوچھ لیا کریں، لیکن پہلی صورت میں سہولت اور فائدہ زیادہ ہے۔ دورانِ اعتکاف دعاؤں کا بھر پور اہتمام کریں۔ تمام عالم اسلام کی سلامتی کے لیے خصوصی مناجات کریں اور اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد ضرور رکھیں۔ اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

والسلام

محمد الیاس گھمن

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

اعتکاف کے فضائل و مسائل

اعتکاف کی تعریف

اعتکاف کا لفظی معنی ہے: ”ٹھہرنا اور رکنا“۔ اعتکاف کرنے والا کچھ مدت کیلئے ایک خاص جگہ میں یعنی مرد مسجد میں اور عورت گھر کے خاص حصہ میں جس کو اس نے منتخب کیا ہوتا ہے ٹھہرا اور رکا رہتا ہے، اس لیے اسے ”اعتکاف“ کہتے ہیں۔

فضائل اعتکاف

1: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اغْتَسَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

صحیح البخاری: باب الاعتکاف فی العشر الآخر، ج 1 ص 271

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اعتکاف فرماتی رہیں۔

2: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ... وَمَنْ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقٍ كُلُّ خَنَادِقٍ أَبْعَدُ حَتَّى يَبْلُغَ الْحَافِقِينَ

المعجم الاوسط للطبرانی: ج 5 ص 279 رقم الحديث 7326

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کیلئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ

تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنا دیں گے، ایک خندق کی مسافت آسمان و زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔

قائدہ: سبحان اللہ! جب ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی کیا فضیلت ہوگی؟ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رمضان کی مبارک گھڑیوں میں اعتکاف کرتے ہیں اور مذکورہ فضیلت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

3: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَيَجْزِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلٍ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا

سنن ابن ماجہ: باب في ثواب الاعتكاف ص 128

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی تمام نیکیاں اسی طرح لکھی جاتی رہتی ہیں جیسے وہ ان کو خود کرتا رہا ہو۔

قائدہ: اس حدیث میں اعتکاف کے فوائد میں سے دو بیان کیے گئے ہیں:

- (1) معتکف جتنے دن اعتکاف کرے گا اتنے دن گناہوں سے بچا رہے گا۔
- (2) جو نیکیاں وہ باہر کرتا تھا مثلاً مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت، غرباء کی امداد، علماء کی مجالس میں حاضری وغیرہ، اعتکاف کی حالت میں اگرچہ ان کاموں کو نہیں کر سکتا لیکن اس قسم کے اعمال کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

4: ایک حدیث میں ہے: مَنْ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

کنز العمال: کتاب الصوم، الفصل السابع في الاعتكاف و ليلة القدر، ج 8 ص 244

ترجمہ: جس نے اللہ کی رضا کیلئے ایمان و اخلاص کے ساتھ اعتکاف کیا تو اس کے پچھلے

گناہ معاف ہو جائیں گے۔

قلم: اس حدیث میں اعتکاف کرنے پر جن گناہوں کی معافی کا وعدہ کیا گیا ہے ان سے مراد گناہ صغیرہ ہیں، کیونکہ گناہ کبیرہ کی معافی کیلئے توبہ شرط ہے۔ اعتکاف کرنے والا جب مبارک ساعات میں خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے، آہ و بکا کرتا ہے اور اپنے سابقہ گناہوں سے سچی توبہ کرتے ہوئے آئندہ نہ کرنے کا عزم کرتا ہے تو یقینی بات ہے اس کے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں، اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک میں گناہوں سے مراد کبیرہ بھی ہو سکتے ہیں جن کی معافی اعتکاف میں ہوتی ہے۔ لہذا معتکف کو چاہیے کہ توبہ و استغفار کا ضرور اہتمام کیا کرے۔

5: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِزُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

صحیح البخاری: باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ج 1 ص 270

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری راتوں میں تلاش کیا کرو۔

قلم: اعتکاف سے مقصود لیلۃ القدر کو پانا ہے جس کی فضیلت ہزار مہینوں سے زیادہ ہے۔ نیز اس حدیث میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کیلئے آخری عشرہ کا اہتمام بتایا گیا ہے جو دیگر احادیث کی رو سے اس عشرہ کی طاق راتیں ہیں۔ لہذا بہتر تو یہی ہے کہ اس آخری عشرہ کی ساری راتوں میں بیداری کا اہتمام کرنا چاہیے ورنہ کم از کم طاق راتوں کو تو ضرور عبادت میں گزارنا چاہیے۔

اقسام اعتکاف

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت، نفل

1: اعتکاف واجب

اعتکاف واجب وہ ہے جو منت ماننے سے واجب ہو گیا ہو یا کسی مسنون اعتکاف کے توڑ دینے سے اس کی قضا واجب ہو گئی ہو۔

اعتکاف واجب کے مسائل

- 1: جس اعتکاف کی زبان سے منت مان لی ہو وہ منت کسی شرط پر موقوف ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں اعتکاف واجب ہو جاتا ہے۔
- 2: صرف دل میں نیت کر لینے سے منت نہیں ہوتی بلکہ زبان سے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے۔
- 3: منت والے اعتکاف میں روزہ رکھنا ضروری ہے، خواہ یہ روزہ رمضان کا ہو یا اس کے علاوہ کسی اور مہینہ کا، اور اعتکاف بھی رمضان میں ہو یا اس کے علاوہ میں۔
- 4: ایک دن کا اعتکاف کرنے کی منت مانی ہو تو صرف دن کا اعتکاف واجب ہو گا۔ اگر 24 گھنٹے کی نیت ساتھ کی ہو تب 24 گھنٹے ہی کا اعتکاف واجب ہو گا۔
- 5: اگر کسی نے منت ماننے وقت یہ کہا کہ میں رات کا اعتکاف کروں گا اور دل میں نیت دن کی بھی تھی تو یہ منت صحیح نہیں ہے۔ اس پر اعتکاف واجب نہیں ہو گا، کیونکہ رات میں روزہ نہیں ہوتا۔
- 6: اگر ایک سے زائد دنوں کے اعتکاف کی نیت مانی تو اتنے دن اور رات دونوں کا اعتکاف کرنا پڑے گا اور اگر ایک رات سے زیادہ راتوں کے اعتکاف کی

منت مانی تب بھی دن اور رات دونوں کا اعتکاف کرنا ضروری ہے۔

7: اگر ایک سے زیادہ دنوں کے اعتکاف کی منت مانی ہو اور نیت یہ کی کہ صرف دن کو اعتکاف کروں گا اور رات کو مسجد سے باہر آ جاؤں گا تو ایسی نیت درست ہے۔ لہذا ایسا شخص صبح صادق سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور غروب آفتاب کے بعد واپس آ جائے۔

8: جب ایک سے زیادہ دنوں کے اعتکاف کی منت مانی ہو تو ان دنوں میں پے در پے روزانہ اعتکاف کرنا واجب ہے، درمیان میں وقفہ نہیں کر سکتا البتہ اگر منت مانتے وقت زبان سے کہہ دے کہ میں اتنے دنوں میں متفرق طور پر اعتکاف کروں گا تو یہ بھی جائز ہے۔

9: جن کاموں کیلئے سنت اعتکاف میں نکلنا جائز ہے، واجب اعتکاف میں بھی ان کاموں کیلئے نکلنا جائز ہے اور جن کاموں کیلئے اعتکاف سنت میں نکلنا جائز نہیں تو ان کاموں کے لیے اعتکاف واجب میں بھی نکلنا جائز نہیں۔

2: اعتکاف سنت

اعتکاف سنت وہ ہے جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں

کیا جاتا ہے۔

مسائل اعتکاف سنت

- 1: رمضان کے سنت اعتکاف کا وقت ميسواں روزہ پورا ہونے کے دن غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور عید کا چاند نظر آنے تک رہتا ہے۔ معتکف کو چاہیے کہ وہ ميسویں دن غروب آفتاب سے پہلے اعتکاف والی جگہ پہنچ جائے۔
- 2: یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی بڑے شہروں کے محلے کی

کسی ایک مسجد میں اور گاؤں دیہات کی پوری بستی کی کسی ایک مسجد میں کوئی ایک آدمی بھی اعتکاف کرے گا تو سنت سب کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔ اگر کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب گنہگار ہونگے۔

3: جس محلے یا بستی میں اعتکاف کیا گیا ہے، اس محلے اور بستی والوں کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی اگرچہ اعتکاف کرنے والا دوسرے محلے کا ہو۔

4: آخری عشرے کے چند دن کا اعتکاف، اعتکافِ نفل ہے، سنت نہیں۔

5: عورتوں کو مسجد کے بجائے اپنے گھر میں اعتکاف کرنا چاہیے۔

6: سنت اعتکاف کی دل میں اتنی نیت کافی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے رمضان کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔

7: کسی شخص کو اجرت دے کر اعتکاف بٹھانا جائز نہیں۔

8: مسجد میں ایک سے زائد لوگ اعتکاف کریں تو سب کو ثواب ملتا ہے۔

9: مسنون اعتکاف کی نیت بیس تاریخ کے غروبِ شمس سے پہلے کر لینی چاہیے، اگر کوئی شخص وقت پر مسجد میں داخل ہو گیا لیکن اس نے اعتکاف کی نیت نہیں کی اور سورج غروب ہو گیا تو پھر نیت کرنے سے اعتکاف سنت نہیں ہو گا۔

10: اعتکافِ مسنون کے صحیح ہونے کیلئے مندرجہ ذیل چیزیں ضروری ہیں:

(1) مسلمان ہونا

(2) عاقل ہونا

(3) اعتکاف کی نیت کرنا

(4) مرد کا مسجد میں اعتکاف کرنا

(5) مرد اور عورت کا جنابت یعنی غسل واجب ہونے والی حالت سے پاک

ہونا۔ یہ شرط اعتکاف کے جائز ہونے کیلئے ہے لہذا اگر کوئی شخص حالت جنابت

میں اعتکاف شروع کر دے تو اعتکاف تو صحیح ہو جائے گا لیکن یہ شخص گناہگار ہو گا۔

(6) عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا

(7) روزے سے ہونا۔ اگر اعتکاف کے دوران کوئی ایک روزہ نہ رکھ سکے یا کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو مسنون اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔
11: اگر کسی شخص نے پہلے دو عشروں میں روزے نہ رکھے ہوں یا تراویح نہ پڑھی ہو تو وہ بھی اعتکاف کر سکتا ہے۔

12: جس شخص کے بدن سے بدبو آتی ہو یا ایسا مرض ہو جس کی وجہ سے لوگ تنگ ہوتے ہوں تو ایسا شخص اعتکاف میں نہ بیٹھے البتہ اگر بدبو تھوڑی ہو جو خوشبو وغیرہ سے دور ہو جائے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو، تو جائز ہے۔

اعتکاف کی حالت میں جائز کام

1. کھانا پینا (بشرطیکہ مسجد کو گند نہ کیا جائے)
2. سونا
3. ضرورت کی بات کرنا
4. اپنا یا دوسرے کا نکاح یا کوئی اور عقد کرنا
5. کپڑے بدلنا
6. خوشبو لگانا
7. تیل لگانا
8. کنگھی کرنا (بشرطیکہ مسجد کی چٹائی اور قالین وغیرہ خراب نہ ہوں)
9. مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا نسخہ لکھنا یا دوا بتا دینا لیکن یہ کام بغیر اجرت کے کرے تو جائز ہیں ورنہ مکروہ ہیں۔

10. برتن وغیرہ دھونا۔
11. ضروریات زندگی کیلئے خرید و فروخت کرنا بشرطیکہ سودا مسجد میں نہ لایا جائے، کیونکہ مسجد کو باقاعدہ تجارت گاہ بنانا جائز نہیں۔
12. عورت کا اعتکاف کی حالت میں بچوں کو دودھ پلانا۔
13. معتکف کا اپنی نشست گاہ کے ارد گرد چادریں لگانا۔
14. معتکف کا مسجد میں اپنی جگہ بدلنا۔
15. بقدر ضرورت بستر، صابن، کھانے پینے کے برتن، ہاتھ دھونے کے برتن اور مطالعہ کیلئے دینی کتب مسجد میں رکھنا۔

اعتکاف کے ممنوعات و مکروہات

1. بلا ضرورت باتیں کرنا۔
2. اعتکاف کی حالت میں فحش یا بے کار اور جھوٹے قصے کہانیوں یا اسلام کے خلاف مضامین پر مشتمل لٹریچر تصویر دار اخبارات و رسائل یا اخبارات کی جھوٹی خبریں مسجد میں لانا، رکھنا، پڑھنا، سننا۔
3. ضرورت سے زیادہ سامان مسجد میں لا کر بکھیر دینا۔
4. مسجد کی بجلی، گیس اور پانی وغیرہ کا بے جا استعمال کرنا۔
5. مسجد میں سگریٹ، بیٹری و حقہ پینا۔
6. اجرت کے ساتھ حجامت بنانا اور بنوانا، لیکن اگر کسی کو حجامت کی ضرورت ہے اور بغیر معاوضہ کے بنانے والا میسر نہ ہو تو ایسی صورت اختیار کی جا سکتی ہے کہ حجامت بنانے والا مسجد سے باہر رہے اور معتکف مسجد کے اندر۔

حاجاتِ طبعیہ

پیشاب، پاخانہ اور استنجے کی ضرورت کیلئے معتکف کو باہر نکلنا جائز ہے، جن کے

مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

1. پیشاب، پاخانہ کیلئے قریب ترین جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے۔
2. اگر مسجد سے متصل بیت الخلاء بنا ہوا ہے اور اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، تو وہیں ضرورت پوری کرنی چاہیے اور اگر ایسا نہیں ہے تو دور جا سکتا ہے، چاہے کچھ دور جانا پڑے۔
3. اگر بیت الخلاء مشغول ہو تو انتظار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ فارغ ہونے کے بعد ایک لمحہ بھی وہاں ٹھہرنا جائز نہیں۔
4. قضاء حاجت کیلئے جاتے وقت یا واپسی پر کسی سے مختصر بات چیت کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس کیلئے ٹھہرنا نہ پڑے۔

واجب غسل کیلئے

اگر کسی معتكف پر غسل واجب ہو جائے تو غسل کرنے کی ضرورت کیلئے معتكف کو باہر نکلنا جائز ہے جن کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

- 1: معتكف کو دن یا رات میں احتلام ہو جائے تو اعتكاف پر کوئی اثر نہیں پڑتا
- 2: اگر مسجد کا کوئی غسل خانہ موجود ہے تو اس میں غسل کرنا چاہیے لیکن اگر مسجد کا غسل خانہ نہیں ہے یا اس میں غسل کرنا کسی وجہ سے ممکن نہیں مثلاً مسجد میں پانی کے گرنے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں باہر جانا جائز ہے۔
- 3: سردیوں میں احتلام ہو جائے، مسجد میں گرم پانی کا انتظام نہ ہو اور ٹھنڈے پانی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو معتكف تیمم کرے، مسجد میں رہے اور اپنے گھر اطلاع کرے تاکہ پانی گرم ہو جائے۔ اگر قرب و جوار میں کوئی گرم حمام ہو تو وہاں جا سکتا ہے ہو سکے تو وہاں بھی پہلے اطلاع کر دے اور فوراً غسل کر کے آجائے۔

وضو کرنے کیلئے

وضو کی ضرورت کیلئے معتکف باہر نکل سکتا ہے چند مسائل یہ ہیں:

- 1: اگر مسجد میں وضو کرنے کی ایسی جگہ موجود ہے کہ معتکف تو مسجد میں رہے اور وضو کا پانی مسجد سے باہر گرے تو مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں اور اگر ایسی جگہ موجود نہیں ہے تب وضو کیلئے کسی قریبی جگہ جانا جائز ہے۔
- 2: نماز فرض، سنت، نفل، سجدہ تلاوت اور قرآن کریم کو چھونے کیلئے وضو کی غرض سے باہر جاسکتا ہے کیونکہ ان سب چیزوں کیلئے وضو ضروری ہے البتہ صرف تسبیح ذکر، درود شریف وغیرہ پڑھنے کی غرض سے وضو کرنے کیلئے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں کیونکہ ان چیزوں کیلئے وضو ضروری نہیں۔
- 3: اگر پہلے سے وضو ہے تو تازہ وضو کرنے کیلئے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔

کھانے پینے کی ضروری اشیا باہر سے لانے کیلئے

- 1: کھانا پانی لانے کیلئے کوئی میسر نہ ہو تو اس غرض سے باہر جانا جائز ہے۔
- 2: ایسے وقت میں کھانا لینے کیلئے جائے جب اسے کھانا تیار مل جائے لیکن اگر گھر میں جا کر اسے معلوم ہو کہ کھانے میں کچھ دیر ہے تو مختصر انتظار کر سکتا ہے۔
- 3: اگر کھانا لانے کی ذمہ کسی کی لگادی گئی ہے، لیکن اتفاق سے وہ نہیں آیا تب بھی کھانا لانے کیلئے باہر جاسکتا ہے۔

جمعہ کی نماز کیلئے

- 1: بہتر ہے کہ ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جائے جس میں نماز جمعہ ہوتی ہو، لیکن اگر کسی مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا تو دوسری مسجد میں جمعہ پڑھنے کیلئے جاسکتا ہے۔ البتہ اس غرض کیلئے ایسے وقت میں نکلے جب اسے اندازہ ہو کہ جمعہ کی جگہ

پہنچ کر چار رکعت سنت ادا کرنے کے فوراً بعد خطبہ شروع ہو جائے گا۔

2: کسی مسجد میں جمعہ پڑھنے کیلئے گیا تو فرض پڑھنے کے بعد سنتیں بھی وہیں پڑھ سکتا ہے لیکن اس کے بعد ٹھہرنا جائز نہیں، تاہم اگر ضرورت سے زیادہ ٹھہرا تو چونکہ مسجد ہی میں ٹھہرا ہے اس لیے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

3: جمعہ کی نماز کے یہ احکام صرف مردوں کیلئے ہیں، عورتوں کیلئے نہیں کیونکہ عورتوں پر جمعہ واجب ہی نہیں۔ لہذا ان کو جمعہ کیلئے جانے کی نہ ضرورت ہے اور نہ ان کیلئے جائز ہے۔

اذان دینے کیلئے

- 1: اگر کوئی مؤذن اعتکاف میں بیٹھے اور اسے اذان دینے کیلئے مسجد سے باہر جانا پڑے تو جاسکتا ہے، البتہ اذان کے بعد باہر نہ ٹھہرے۔
- 2: اگر اذان کی جگہ تک جانے کیلئے دو راستے ہوں ایک مسجد کی حد کے اندر سے اور دوسرا باہر سے تو اندر والے راستے سے جانا چاہیے۔

مزید چند مسائل

اگر شرعی ضرورت کی وجہ سے باہر گیا اور واپس آتے ہوئے کوئی بیمار مل گیا اس کی چلتے چلتے بیمار پر سی کر لی یا چلتے چلتے سلام کر لیا یا نماز جنازہ بالکل تیار تھی اس میں شامل ہو گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3: اعتکاف نفل

اس کے لیے خاص مدت اور خاص زمانہ کا ہونا ضروری نہیں اور نہ ہی روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اس کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1: نفل اعتکاف ہر مسجد میں ہوتا ہے، خواہ اس مسجد میں نماز باجماعت کا

اہتمام ہو یا نہ ہو۔

- 2: اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہوایا نماز پڑھنے کیلئے یا کسی اور ضرورت کیلئے اور نیت کر لی تو ان سب صورتوں میں اعتکاف کا ثواب ہوگا۔
- 3: نفلی اعتکاف اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک آدمی مسجد میں رہے باہر نکلنے سے اعتکاف ختم ہو جاتا ہے ٹوٹا نہیں۔
- 4: نفلی اعتکاف میں بار بار اٹھ کر چلے جانا اور پھر آنا سب جائز ہے۔

بعض معمولاتِ اعتکاف

اعتکاف میں انسان دوسرے کاموں سے کنارہ کش ہو کر مسجد ہی میں رہتا ہے، اس لیے اس وقت کو غیر ضروری کاموں اور آرام طلبی میں گزارنے کی بجائے تلاوت، ذکر و اذکار اور نفلی عبادات میں گزارنا چاہیے۔ اعتکاف کیلئے کوئی خاص نفلی عبادات متعین تو نہیں بلکہ جو میسر ہو سکے انسان کو کرنی چاہیے البتہ وہ خاص نوافل جو انسان عام حالات میں نہیں کر پاتا، اعتکاف میں ان کی ادائیگی کا بہترین موقع ہوتا ہے۔ اس لیے چند نوافل کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ معتکف کیلئے ان پر عمل کرنے میں سہولت ہو۔

تحیۃ الوضوء

تحیۃ الوضوء کی نماز کی دو رکعتیں ہیں جو وضو کرنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ ہم یہاں ایک حدیث مبارک نقل کرتے ہیں۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ قلب و ظاہر کی تمام توجہ ان دو رکعات کی طرف

ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

صحیح مسلم، باب الذکر المستحب عقب الوضوء ج 1 ص 122

ان رکعتوں کی اہمیت کا اندازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی لگایا جاسکتا ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت مجھے ارشاد فرمایا: ”اے بلال! مجھے بتاؤ تو سہی کہ اسلام میں تیرا وہ کون سا عمل ہے جس کی مقبولیت کی زیادہ امید ہو؟ کیونکہ میں نے تیرے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ میرا ایسا عمل تو کوئی نہیں، لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب بھی میں نے وضو وغیرہ کیا دن میں یارات کسی بھی وقت، تو اس طہارت کے ساتھ جتنا ہو سکا میں نے نماز ضرور پڑھی ہے۔

صحیح البخاری، باب فضل الطہور باللیل و النهار ج 1 ص 154

تحیۃ المسجد

جب کوئی مسلمان مسجد میں داخل ہو تو مستحب یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

صحیح البخاری، باب اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین ج 1 ص 63

نماز اشراق

اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ، بیس منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ اس کی دو یا چار رکعت پڑھی جاتی ہیں جن کا ثواب ایک حج و عمرہ کے برابر ہے۔

1: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر سورج نکلنے تک وہیں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ گیا، پھر جب سورج نکل آیا تو اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے لئے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ”مکمل“ کا لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔

سنن الترمذی، باب ما ذکر مما يستحب من الجلوس فی المسجد ج 1 ص 130

2: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگا، یہاں تک کہ سورج نکل آیا، پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے۔

شعب الایمان للبیہقی، فصل المشی الی المساجد ج 3 ص 85، رقم الحدیث 2958

نماز چاشت

احادیث مبارکہ میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ اس کا مستحب وقت دن کا چوتھائی حصہ گزرنے سے شروع ہو جاتا ہے اور زوال سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔ مستحب وقت تو یہی ہے لیکن اگر طلوع آفتاب کے بعد زوال سے پہلے کسی وقت میں بھی پڑھ لیں تو جائز ہے۔ چاشت کی نماز دو رکعت سے لے کر بارہ رکعت تک پڑھی جاسکتی ہیں، اگر دو رکعتیں بھی پڑھ لیں تو ادنیٰ فضیلت ان شاء اللہ حاصل ہو جائے گی۔ اس کی فضیلت احادیث میں کچھ یوں ملتی ہے:

1: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے چار رکعات پڑھیں اس کا نام عابدین میں لکھا جائے گا، جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اس کی کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اس کا نام اللہ تعالیٰ فرمانبرداروں میں لکھ دیں گے

اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنا دیں گے۔
 مجمع الزوائد للہیثمی، باب صلوٰۃ الضحیٰ، ج 2 ص 494 رقم الحدیث 3419
 2: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہو جاتا ہے ایک بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے ایک بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے، ایک بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ایک بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے، بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں انسان پڑھ لیتا ہے۔

صحیح مسلم، باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ الخ ج 1 ص 250

نماز ادا بین

ادابین عام طور پر ان نفلوں کو کہا جاتا ہے جو نماز مغرب کے بعد ادا کی جاتی ہیں۔ ان کی کم از کم رکعات چھ اور زیادہ سے زیادہ بیس ہیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ مغرب کی دو سنت مؤکدہ کے علاوہ چھ رکعت ادا کی جائیں اور اگر جلدی ہو تو سنت مؤکدہ سمیت چھ رکعات پوری کر لی جائیں تب بھی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ احادیث مبارکہ میں اس نماز کا بڑا ثواب منقول ہے:

1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں ادا کیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

جامع الترمذی، باب ما جاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب ج 1 ص 98

2: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے

تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

المعجم الاوسط للطبرانی ج 5 ص 255 رقم الحديث 7245

3: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنا دے گا۔

جامع الترمذی: باب ما جاء في فضل التطوع وست ركعات بعد المغرب ج 1 ص 98

نماز تہجد

نماز تہجد نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اہمیت و افضلیت کی حامل ہے۔ اس کا وقت آدھی رات کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ عشاء پڑھ کر سو جائے، پھر اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

جامع الترمذی ج 1 ص 99 باب ما جاء في فضل صلاة الليل

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول! یہ بالا خانے کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے جو اچھا کلام کرے، مسکینوں کو کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھے جب دوسرے لوگ سو رہے ہوں۔

جامع الترمذی ج 2 ص 19 باب ما جاء في قول المعروف

تہجد کی رکعات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تہجد کی رکعات کے بارے

میں مختلف تھی۔ چار، چھ، آٹھ، دس رکعات تک بھی منقول ہیں:

1: حضرت عبد اللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: چار اور تین کے ساتھ، چھ اور تین کے ساتھ، آٹھ اور تین کے ساتھ آپ کی وتر مع تہجد کی رکعتیں نہ تیرہ سے زیادہ ہوتی تھیں اور نہ سات سے کم۔

سنن ابی داؤد ج 1 ص 200 باب فی صلوٰۃ اللیل

2: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعت پڑھتے تھے، ان میں وتر بھی ہوتی تھی۔

صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 577 رقم الحدیث 1167

3: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 576 رقم الحدیث 1165

لہذا آسانی ہو تو آٹھ رکعات کا معمول بنانا چاہیے، لیکن کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو جتنی رکعات ہو سکیں ادا کی جائیں۔

صلوٰۃ التبیح

صلوٰۃ التبیح بہت اہمیت کی حامل نماز ہے۔ اس کی چار رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں 75 بار یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھنی چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے چچا! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ، تحفہ اور ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے نئے پرانے، بھول

کر کئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے بڑے، چھپ کر کئے یا اعلانیہ سب گناہ معاف فرمادیں، وہ 10 باتیں یہ ہیں کہ آپ 4 رکعات پڑھیں، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ 15 بار پڑھیں جب رکوع کریں تو حالت رکوع میں 10 بار پڑھیں پھر رکوع سے سر اٹھائیں تو 10 مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ کے لئے جھک جائیں تو سجدہ میں 10 مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو 10 مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ کریں تو 10 مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو 10 مرتبہ پڑھیں پھر دوسری رکعات کے لئے کھڑے ہو جائیں ہر رکعت میں یہ کل 75 بار ہو گئے آپ چار رکعات میں ایسا ہی کریں۔ اگر ہر روز اسے پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر روز پڑھیں، اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ہر جمعہ نہ پڑھ سکیں تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، اگر ہر مہینہ میں نہ پڑھ سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو پوری زندگی میں ایک بار ضرور پڑھیں۔

سنن ابی داؤد ج 1 ص 190 باب صلوة التسبیح

دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ ثناء پڑھنے کے بعد مذکورہ تسبیح 15 بار پڑھے، پھر رکوع سے پہلے، رکوع کی حالت میں، رکوع کے بعد، سجدہ اولیٰ میں، سجدہ کے بعد بیٹھنے کی حالت میں، پھر دوسرے سجدہ میں دس دس بار پڑھے، پھر سجدہ ثانی کے بعد نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو جائے باقی ترتیب وہی ہے۔

جامع الترمذی ج 1 ص 109 باب ما جاء فی صلوة التسبیح

دونوں میں اختیار ہے بس ہر رکعت میں تسبیح 75 بار ہونی چاہیے۔

توحید

خداوند قدوس کو اپنی ذات اور صفات میں وحدہ لا شریک سمجھنا، دل و جان سے اُسے اپنا رب تسلیم کرنا اور اس کے غیر کی نفی کرنا ”توحید“ کہلاتا ہے۔

توحید کی تین قسمیں ہیں

توحید ربوبیت توحید الوہیت توحید صفات

1: توحید ربوبیت

خدا کی ذات کا اقرار کرنا اور دل و جان سے یہ بات تسلیم کرنا کہ واقعی وہ اکیلا خدا ہے جو پوری کائنات کا نظام بنانے اور چلانے والا ہے۔ مخلوقات کی پرورش کرنے والا، رزق، صحت، زندگی، بیماری، خوشی، غمی، اولاد ہر چیز عطا کرنے والا ہے۔

2: توحید الوہیت

عبادت کی تمام اقسام صرف اور صرف اس معبود حقیقی کیلئے ہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات خیرات، نذر و نیاز سب اللہ کی ذات کیلئے ہیں غیر اللہ کیلئے جائز نہیں۔

3: توحید صفات

جو صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے جیسے علیم، خبیر، قدیر، عالم الغیب وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت علم کا کچھ حصہ اپنے بندوں کو بھی عطا فرمایا ہے مگر اس سب کے باوجود عالم حقیقی اور عالم الغیب صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ عالم الغیب ہونے، جمع ماکان و مایکون یعنی کائنات کی تمام چیزوں کا علم رکھنے میں کوئی بھی خدا کا شریک نہیں ہے۔

نبوت اور رسالت

نبی کی تعریف

وہ انسان جس پر وحی نازل ہو، معصوم ہو اور اس کی اتباع فرض ہو۔

1: نبی اور رسول میں فرق

رسول: اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے اس قاصد کو کہتے ہیں جو تبلیغ احکام اور ہدایت خلق کیلئے مامور ہو اور اس کو مستقل کتاب یا صحیفہ دیا جائے۔

نبی: وہ ہے جس پر مستقل کتاب یا صحیفہ نازل نہ ہوا ہو۔

2: انبیاء اور رسول کی تعداد

نبی زیادہ مبعوث ہوئے ہیں اور رسول کم مبعوث ہوئے ہیں جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے۔

مسند احمد: ج 16 ص 260، حدیث نمبر 22189

3: بشریت و نورانیت

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کیلئے انسانوں ہی میں سے نبی اور رسول بھیجے ہیں جو ذات کے اعتبار سے بشر اور انسان جبکہ اوصاف کے اعتبار سے نور ہوتے ہیں۔

4: عصمت و حفاظت

ہر نبی معصوم ہوتا ہے یعنی کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ جان بوجھ کر یا بھول چوک کر نبی سے سرزد نہیں ہوتا۔ عصمت ایک ایسا وصف ہے جو جبر کے بغیر محض اختیار سے نبی کو ہر گناہ سے بچاتا ہے۔ نبی اور صحابی میں فرق یہ ہے کہ نبی سے اللہ

تعالیٰ گناہ ہونے نہیں دیتا اور صحابی سے ہو تو جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نامہ اعمال میں باقی رہنے نہیں دیتا۔ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں سے معصوم اور صحابہ رضی اللہ عنہم محفوظ ہیں۔ نبی کو اُٹتی کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نبی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت جس طرح تمام گناہوں سے پاک ہوتا ہے قبر کے پیٹ میں محو استراحت ہونے تک وہ اسی طرح گناہوں سے معصوم و پاک ہوتا ہے۔

5: حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی دنیاوی زندگی بقیہ تمام انسانوں کی زندگی سے اعلیٰ اور بہتر ہوتی ہے برزخ اور قبر کی زندگی بھی اعلیٰ و ارفع ہوگی۔ تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

6: سماع صلوٰۃ والسلام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر مبارک پر اگر کوئی درود پڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سماعت فرماتے ہیں اور جو دور سے پڑھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

7: ختم نبوت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور کتاب گزشتہ تمام شریعتوں اور کتابوں کیلئے ناسخ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی بھی کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ جو بد بخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے کسی بھی نمونہ کا دعویٰ کرے وہ کافر اور دائر اسلام سے خارج ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اتنا بنیادی عقیدہ ہے کہ امام

اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلاَمَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي

مناقب امام اعظم للامام البزدوی ج 1 ص 161

ترجمہ : جو مدعی نبوت سے اس کی نبوت پر کوئی علامت یعنی دلیل و معجزہ وغیرہ طلب کرے وہ کافر ہے۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

8: نزول عیسیٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں، زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے۔ آپ علیہ السلام قیامت کے قریب دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر اتریں گے، نماز عصر حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی اقتداء میں پڑھیں گے اور چالیس یا پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے، خلافت کا نظام قائم فرمائیں گے، جزیہ ختم کریں گے، یہودیوں اور دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے یعنی عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث کو باطل قرار دیں گے، اس دوران شادی کریں گے اور آپ کی اولاد بھی ہوگی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آکر سلام پیش کریں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب دیں گے۔ بالآخر مدینہ منورہ میں وفات پا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روضہ مبارک میں دفن ہوں گے۔

قیامت

1: قیامت کی تعریف

دنیا دار العمل اور آخرت دار الجزاء ہے، دنیا میں انسان عمل اپنی حیثیت کے مطابق کرتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ جزاء اپنی شان کے مطابق دیں گے۔ اسی دار الجزاء کا نام ”قیامت“ ہے۔ وقوع قیامت پر ایمان رکھنا توحید اور رسالت کے بعد تیسرا اہم اور بنیادی عقیدہ ہے جس کا انکار کرنا آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ قیامت کا مقصد خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں کے درمیان انصاف کرنا ہے یعنی جو دنیا میں خدا کے فرمانبردار بندے تھے ان کو انعامات سے نوازا جائے اور نافرمانوں کو سزا دی جائے۔

2: موت

مقررہ مدت دنیا میں زندہ رہنے کے بعد جب انسان کی روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے جسم سے نکل جاتی ہے جیسے عام انسانوں کی یاد دل میں سمٹ جاتی ہے جیسے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی، تو اسے ”موت“ کہتے ہیں۔ موت کے ساتھ ہی انسان کے ان اعمال کا وقت ختم ہو جاتا ہے جن اعمال پر جزاء و سزا ہوتی ہے۔

3: قیامت کی قسمیں

قیامت کی دو اقسام ہیں:

1: قیامت صغریٰ 2: قیامت کبریٰ

قیامت صغریٰ: موت کے بعد حشر تک کے زمانے کو ”قیامت صغریٰ“ کہتے ہیں۔ اس کو ”نفسِ اولیٰ“ یا ”نفسِ اماتت“ بھی کہتے ہیں۔ قیامت کبریٰ: حشر کے بعد جنت و جہنم میں داخل ہونے تک کے زمانہ کو

”قیامت کبریٰ“ کہتے ہیں۔

4: قبر

موت کے بعد انسان کا جسم یا جسم کے اجزاء جس جگہ ہوں اسے ”قبر“ کہتے ہیں۔ اس قبر کی زندگی کو ”عالم برزخ“ بھی کہتے ہیں، چونکہ وہاں جو بھی کارروائی ہوتی ہے وہ پردے کے پیچھے ہوتی ہے، اس لیے اُسے برزخ کہتے ہیں۔

5: اعادہ روح اور سوال و جواب

قبر میں سوال و جواب کیلئے میت کی روح کو لوٹا دیا جاتا ہے، مگر نکیر اس میت سے تین سوال کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟، تیرا نبی کون ہے؟، تیرا دین کیا ہے؟ اگر یہ مومن ہو تو تینوں سوالوں کے صحیح جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، میرا نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور میرا دین اسلام ہے۔

تو اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اس کیلئے جنت کا بچھونا بچھا دو، جنت کا لباس پہنا دو اور جنت کی طرف کھڑکی کھول دو جس سے جنت کی خوشبو اس تک پہنچتی رہتی ہے اور اس کی قبر کو تاحد نگاہ کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ اگر یہ کافر ہو تو اس سے بھی یہی سوال کیے جاتے ہیں تو وہ ان کے جواب میں ”ہائے میں نہیں جانتا“ کہتا ہے تو اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اس کیلئے آگ کا بستر بچھا دو، اس کی قبر میں جہنم کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دو جہاں سے گرم ہوا اور تپش آتی رہتی ہے۔ اس کی قبر اس پر اتنی ننگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

6: قیامت و حشر

محرم کی دسویں تاریخ اور جمعہ کے دن جب لوگ اپنے اپنے کاموں میں

لگے ہوں گے تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے سے قیامت برپا ہو جائیگی صور کی آواز سے تمام جانور مر جائیں گے اور نظام عالم تہ و بالا ہو جائے گا۔ چالیس سال بعد حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو تمام مخلوق دوبارہ زندہ ہو کر میدان حشر میں دوبارہ جمع ہونا شروع ہو جائے گی۔ اللہ کے حضور اولین و آخرین جمع ہو گے، قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کا ہو گا، گناہگار اپنے گناہوں کی بقدر پسینے میں شرابور ہوں گے، اللہ رب العزت جلال میں ہوں گے، حساب و کتاب ابھی شروع نہ ہو گا، محشر کے میدان کی گرمی، پیاس برداشت سے باہر ہو گئے بالآخر تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ سے حساب شروع کرنے کی درخواست کی جائے، وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیجیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام خلقت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر بسجود ہوں گے، سفارش قبول ہوگی، اس کے بعد حساب و کتاب شروع ہو جائے گا۔

7: حساب و کتاب

ہر ایک کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا، نیکو کار لوگوں کو ان کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں جبکہ بدکاروں کو بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ اعمال نامہ کا دائیں ہاتھ میں ملنا خوش بختی اور کامیابی کی علامت اور بائیں ہاتھ میں ملنا بد بختی اور ناکامی کی علامت ہو گا۔ ہر شخص جب اپنا نامہ اعمال پڑھ چکے گا تو حساب شروع ہو جائے گا، انبیاء کرام علیہم السلام، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ علیہ السلام

کی امت، کراماتیتیں، بدن کے اعضاء اور زمین گواہ بنیں گے۔ اعمال کو تولا جائے گا، جس کی نیکیوں کا پلڑا جھک جائے گا وہ کامیاب ہو کر جنت میں داخل ہو گا اور جس کی برائیوں کا پلڑا جھک جائے گا وہ ناکام ہو کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

8: پل صراط

جہنم کے اوپر ایک پل ہے جسے ہر شخص نے عبور کرنا ہے، کامیاب لوگ بجلی کی رفتار سے، بعض اس سے کم رفتار میں اعمال کے درجہ بدرجہ پار کریں گے، جبکہ جہنمی لوگ اس پل سے گر کر جہنم میں چلے جائیں گے۔

9: حوض کوثر

اللہ رب العزت نے اپنے نبی کو جو خیر و بھلائی عطا فرمائی ہے ان میں سے ایک کوثر ہے جو میدان حشر میں اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں گے۔ جو ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا اسے کبھی پیاس نہ لگے گی، اس کا پانی ان کو ملے گا جو اصل دین پر قائم رہیں گے، جب کہ بدعتی لوگ اس سے محروم رہیں گے۔

10: دخول جنت و دخول جہنم

مسلمانوں میں سے جن کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے اور بعضوں کو سفارشات کی وجہ سے، بعضوں کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، کچھ کو بلا حساب، کچھ کو بعد از حساب اور کچھ کو جہنم کی سزا بھگتنے کے بعد جنت میں دخل کر دیا جائے گا جبکہ کفار، مشرکین، منافقین ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔

صحابیت

صحابی کی تعریف

”صحابی“ اسے کہتے ہیں جس نے بحالت ایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے ایمان کی حالت میں دیکھا ہو اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا ہو۔

عظمت صحابی

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام دنیا سے افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اس لیے کہ وحی کے پہلے مخاطب یہی ہیں۔ لہذا صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد امت کا کوئی فرد چاہے کتنا ہی پارسا، عابد و زاہد کیوں نہ ہو کسی ادنیٰ سے صحابی کے رتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ اتَّفَقَ مِثْلُ أَحَدِهِمْ مَابَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

صحیح البخاری: ج 1 ص 518

ترجمہ: میرے صحابہ کو گالی نہ دو، اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر بھی سونا صدقہ کر دے تو صحابی کے ایک یا آدھے مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

معیار ایمان و عمل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عمل کیلئے معیار بنایا ہے کہ ایمان اور عمل وہی معتبر ہو گا جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان و عمل جیسا ہو گا۔ ارشاد فرمایا: فَإِنْ آمَنُوا مِثْلَ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا

البقرة: 137

ترجمہ: اگر تمہارا ایمان صحابہ کے ایمان جیسا ہو گا تو ہدایت پاؤ گے۔

فائدہ: ”مثل“ سے مراد کیفیت نہیں بلکہ کمیت ہے یعنی جن جن چیزوں پر صحابہ رضی اللہ عنہم ایمان لائے ان تمام پر ایمان لاؤ۔ البتہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو ایمانی کیفیت صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے حاصل تھی وہ بعد والوں کو حاصل ہونا شرعاً ناممکن ہے۔

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد ہے **وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ**

التوبة: 100

ترجمہ: مہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اُس سے راضی ہیں۔

اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، تین صاحبزادے؛ قاسم، عبد اللہ، ابراہیم رضی اللہ عنہم، چار صاحبزادیاں؛ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن اور ان چار صاحبزادیوں کی اولاد اہل بیت ہے۔ اس لیے جو لوگ صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی کو اہل بیت سمجھتے ہیں بقیہ بیٹیوں اور ازواج کو اہل بیت نہیں سمجھتے وہ سخت غلطی پر ہیں۔

خلافت راشدہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس سال تک کا زمانہ خلافت راشدہ کا زمانہ ہے، جس کو خلافت نبوت بھی کہا جاتا ہے۔ ان تیس سالوں کی بشارت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ سے دی تھی: **إِنِّي لَأَفْقِدُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً** کہ میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی۔

سنن الترمذی: باب ما جاء في الخلافة ج 2 ص 46

ان تیس سالوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار جلیل القدر صحابہ بالترتیب خلیفہ ہوئے:

مدت خلافت	خلیفۃ المسلمین
2 سال، 3 ماہ، 10 دن	خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
10 سال، 5 ماہ، 21 دن	خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
12 سال، 11 دن	خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
4 سال، 9 ماہ	خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ان چاروں کو ”خلفاء راشدین“ اور ”حق چار یار“ بھی کہتے ہیں۔

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جو آپس میں تنازعات ہوئے ہیں جیسے جنگ جمل اور جنگ صفین وغیرہ، ان نزاعات کو نیک نیتی پر محمول کرنا چاہیے اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو ان جنگوں میں شریک ہوئے حُبِ جاہ، حب مال اور خواہش پرستی سے پاک سمجھنا چاہیے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ جماعت ہیں جو نفس اتارہ کی ذلیل حرکات کا شکار نہیں ہو سکتے۔ اس بات پر اجماع ہے کہ اس امت میں سب سے افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ امتی بھی کسی ادنیٰ صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا لیکن اس سب کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بشر تھے، لہذا بمقتضائے بشریت ان سے اجتہادی خطا کا سرزد ہو جانا ان کے تقویٰ اور عدالت کے منافی نہیں ہے۔

اہل السنۃ والجماعت کا موقف

اس لیے ہمارا موقف ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تنازعات و

مشاجرات کے بارے میں لب کشائی نہیں کرنی چاہیے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا جب بھی ذکر کیا جائے خیر کے ساتھ کیا جائے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے باہمی جھگڑے کی حقیقت کیا ہے کون حق پر ہے اور کون غلطی پر؟ تو حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اس خون ریزی سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو محفوظ رکھا ہے تو اب ہم اپنی زبانوں کو اس خون ریزی میں کیوں ملوث کریں؟

تنقید اور حق تنقید

یہ اصول ہے کہ چھوٹے کے کسی فعل پر بڑا گرفت کر سکتا ہے لیکن بڑے کے معاملات پر چھوٹے کو تنقید کا حق نہیں ہوتا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے اللہ تعالیٰ ہیں۔ لہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی فعل پر گرفت کا حق یا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے یا خدا کو ہے مگر وہ دونوں ہستیاں اپنی دائمی رضا مندی کا اعلان فرما رہی ہیں، اب بعد والوں میں کس کی مجال ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی کام پر اعتراض کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم پر اعتراض کرنا گویا چاند پر تھوکانا ہے۔

تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تمام کے تمام عادل ہیں اور ان میں سے کسی پر بھی تنقید یا جرح کرنا اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد و نظریات کے خلاف اور گمراہی ہے۔

اجتہاد و تقلید

اجتہاد کی تعریف

اجتہاد اس خاص قوت استنباط و استدلال کو کہتے ہیں جس کے ذریعے امام اور فقیہ قرآن و حدیث کے وہ احکام و معانی اور اسرار و علل کو شرح صدر کے ساتھ سمجھتا اور حاصل کر لیتا ہے جن معانی اور احکام تک عوام الناس کی رسائی نہیں ہوتی اس اجتہادی قوت سے مسائل کا حل نکالنے والے کو ”مجتہد“ کہتے ہیں اور جو شخص یہ صلاحیت نہ رکھے اور مجتہد کی رائے کو قبول کرے اس کو ”مقلد“ کہتے ہیں۔

ضرورت اجتہاد

روزمرہ کی تغیر پذیر زندگی میں نئے مسائل پیش آتے ہیں جن کا حل اصولی طور پر قرآن پاک اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہوتا ہے لیکن صریح طور پر لکھا ہوا نہیں ہوتا۔ اب یہ حل تلاش کرنا قرآن و سنت کے ماہر کا کام ہے۔ جیسے ہر ملک کا قانون مرتب اور طے شدہ ہوتا ہے مگر جب کوئی نیا حادثہ پیش آتا ہے تو ماہر وکیل قانون کی کتابوں میں غور کر کے اس نئے مسئلے کا قانونی حل نکالتا ہے، ایسے ہی ماہر مجتہد قرآن و سنت میں غور و فکر کر کے نئے پیش آمدہ مسائل کا حل نکالتا ہے اور عوام الناس کو کبھی بھی شرعی رہنمائی سے مایوس نہیں ہونے دیتا۔

اجتہاد کے مواقع

1: جب مسئلہ غیر منصوص یعنی قرآن و سنت میں اس کی صراحت نہ ہو جیسے روزے کی حالت میں انجکشن لگوانا، ٹیلی فونک نکاح، مختلف کمپنیوں کے

شیرز خریدنا، انشورنس کروانا وغیرہ، یہ سب وہ مسائل ہیں جن کی صراحت قرآن و سنت میں موجود نہیں۔ اب مجتہد کا کام ہے کہ وہ ان چیزوں کا حکم معلوم کرے اور غیر مجتہد کا کام یہ ہے کہ وہ مجتہد کے بتائے ہوئے مسئلہ پر عمل کرے۔

2: جہاں نص تو موجود ہو مگر اس کے مقابل دوسری نص بھی موجود ہو یعنی نصوص میں تعارض ہو تو اس صورت میں فقیہ ناسخ و منسوخ اور رائج و مرجوح کے ذریعے یا دونوں نصوص میں تطبیق دے کر عمل کی ایسی صورت نکالے گا کہ کسی نص کی مخالفت بھی نہ ہو اور تعارض کے باوجود لائحہ عمل متعین ہو جائے۔ جیسا کہ رفع الیدین کرنے کی احادیث بھی موجود ہیں، مثلاً: **إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ**

سنن ابن ماجہ: ص 61

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے اور اس کے معارض دوسری حدیث بھی موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **أَنَّ أَصْلَ بَيْتِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوا فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً**

سنن النسائی ج 1 ص 161، 162 باب الرخصة فی ترک ذلک

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھ کر دکھائی اور صرف شروع میں رفع الیدین کیا۔

اب ان متعارض روایات میں سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے لائحہ عمل متعین فرمایا کہ رفع الیدین کرنے کی روایات اول دور کی ہیں اور نہ کرنے والی آخری دور کی ہے۔ اور محدثین و فقہاء نے اصول بتایا کہ پہلا عمل منسوخ اور بعد والا عمل ناسخ ہو گا۔ اس لیے رفع الیدین کرنے کی روایات پہلے دور کی ہونے کی وجہ سے منسوخ ہیں اور نہ کرنے والی آخری دور کی ہونے کی وجہ

سے ناسخ ہیں۔

3: جہاں نص محتمل المعنی ہو یعنی نص کے کئی معنی نکلتے ہوں لیکن صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایک معنی متعین نہ کیا ہو، جیسے:

﴿وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾

البقرة: 228

کہ اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو اس عورت کی عدت تین حیض ہوں گے۔ لفظ ”قُرُوءٍ“ کا معنی حیض بھی ہے اور طہر بھی، مگر کسی ایک معنی کا تعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا۔ اب ایک معنی یعنی ”حیض“ کا تعین امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر دلائل کی بنیاد پر فرمایا ہے۔

عوام الناس کی ذمہ داری

عوام الناس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ بقدر ضرورت شریعت کا علم حاصل کریں، اس پر عمل کی کوشش کریں اور علماء و مجتہدین کے ساتھ حسن عقیدت رکھتے ہوئے ان کے بتائے ہوئے مسائل پر عمل کریں۔ آج کل جو اجتہاد کے نام پر اباحت پھیلائی جا رہی ہے یہ صرف بد عملی پھیلانے اور امت کو اپنے اسلاف سے بدظن کرنے کی سازش ہے کہ جب امت کا رشتہ اپنے مجتہدین سے کٹ جائے گا تو یہ کئی ہوئی پتنگ کی طرح کسی بھی گمراہ اور بے دین کی گود میں گر جائے گی۔ اس لیے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحابہ اور اکابرین امت کی بات ماننے کو ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا: لَا يَزَالُ النَّاسُ صَالِحِينَ مُمَاسِكِينَ مَا أَنَاهُمْ أَلْعَلُّهُمُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ أَكْبَرِهِمْ فَإِنَّا أَنَاهُمْ مِنْ أَصَاغِرِهِمْ هَلَكُوا

المعجم الكبير للطبرانی: ج 4 ص 469 رقم الحديث 8511

ترجمہ: لوگ جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنے اکابر سے علم حاصل

کرتے رہیں گے خیر اور بھلائی پر رہیں گے اور جب یہ نئے چھوٹے لوگوں مثلاً ڈاکٹر پروفیسر وغیرہ سے علم حاصل کریں گے ہلاک ہو جائیں گے۔

ائمہ مجتہدین

اسلامی تاریخ میں بے شمار ائمہ مجتہدین گزرے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر چار ائمہ کی فقہ اور ان کے پیروکاروں کو باقی رکھا اور بقیہ ائمہ کی اجتہادی کاوشیں اللہ کے ہاں مقبول و مایوس ہونے کے باوجود اس طرح مرتب ہو کر امت کے پاس تو اتر سے نہیں پہنچی جس طرح چار جلیل القدر ائمہ کی فقہ امت تک پہنچی ہے۔ وہ چار ائمہ مجتہدین یہ ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک بن انس، امام احمد بن محمد بن حنبل جو کہ امام احمد بن حنبل کے نام سے مشہور ہیں امام محمد بن ادریس شافعی رحمہم اللہ۔ پھر ان چاروں میں سے بھی بڑے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ

آپ کا نام ”نعمان بن ثابت“ ہے۔ صحیح قول کے مطابق 80ھ میں پیدا ہوئے اور 150 ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔ کنیت ”ابو حنیفہ“ ہے۔ چونکہ ”حنفی“ یا ”حنیف“ اُسے کہتے ہیں جو باطل سے منہ موڑ کر ایک خدا کا ہو رہے اس لیے امام اعظم نعمان بن ثابت کو رجوع الی اللہ کی وجہ سے ”ابو حنیفہ“ کہا جاتا ہے

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ ”حنیفہ“ نام کی امام صاحب کی بیٹی تھی، جس نے ایک مسئلہ میں امام صاحب کی رہنمائی فرمائی تھی اس لیے آپ ”ابو حنیفہ“ کے نام سے مشہور ہو گئے۔ یہ بات سراسر غلط ہے، اس لیے کہ امام صاحب

کا صرف ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام حماد تھا۔ چنانچہ علامہ ابن حجر الہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لَا يُعْلَمُ لَهُ ذَكَرٌ وَلَا اُنْثَى غَيْرُ حَمَادٍ

الخيرات الحسان: ص 12

ترجمہ: حماد کے علاوہ آپ کا کوئی لڑکا تھا اور نہ کوئی لڑکی۔

”ابو حنیفہ“ بھی ایسی ہی ایک کنیت ہے جیسے ابو الکلام، ابو الحسنات وغیرہ۔

امام اعظم؛ دیگر ائمہ کی نظر میں

(1) امام مالک رحمہ اللہ امام صاحب کی شان میں فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ رَجُلًا لَوْ كَلَّمَكَ فِي هَذِهِ السَّارِيَةِ أَنْ يَجْعَلَهَا قَهْبًا لَقَامَ مَحَبَّتَهُ

اکمال: ص 640

ترجمہ: میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا ہے کہ اگر وہ اس ستون کو سونے کا ثابت کرنا چاہے تو دلائل سے ثابت بھی کر دے گا۔

(2) امام شافعی رحمہ اللہ آپ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

النَّاسُ فِي الْفَقْهِ عِيَالُ أَبِي حَنِيفَةَ

فقہ اہل العراق وحديثهم للكوثري

ترجمہ: لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے خوشہ چیں ہیں۔

(3) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْوَرَعِ وَالزُّهْدِ وَإِنِّشَارِ الْآخِرَةِ بِمَحَلِّ لَا يُدْرِكُهُ أَحَدٌ وَلَقَدْ ضَرَبَ بِالسِّيَاطِ لِيَبْلُغَ الْقَضَاءُ لِلْمَنْصُورِ فَلَمْ يَفْعَلْ فَرَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَحْمَتُهُ

الخيرات الحسان: ص 68

ترجمہ: آپ عابد، زاہد اور فکر آخرت کے اس مقام پر فائز تھے کہ کوئی شخص بھی اس مقام کو نہ پہنچ سکتا تھا، منصور کی جانب سے پیش کیے گئے عہدہ قضاء کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے آپ کو کوڑے مارے گئے لیکن آپ نے عہدہ پھر بھی قبول نہ

کیا۔ آپ پر اللہ کی رحمت ہو اور اللہ آپ سے راضی ہو۔ امام صاحب کے مناقب اور فضائل جاننے کیلئے ان کتب کا مطالعہ کیا جائے۔

امام اعظم ابو حنیفہ کا محدثانہ مقام	حافظ ظہور احمد الحسینی
مقام ابی حنیفہ رحمہ اللہ	مولانا سر فراز خان صفدر رحمہ اللہ
آثار الحدیث	علامہ خالد محمود پٹی ایچ ڈی لندن

اس کے علاوہ دیگر کئی علمائے کرام کی تصنیفات اس موضوع پر موجود ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ

امام مالک بن انس المدنی مشہور قول کے مطابق 93 ہجری میں پیدا ہوئے اور صحیح روایت کے مطابق 179 ہجری میں وفات پائی۔ امام مالک رحمہ اللہ فن حدیث کے مسلمہ امام ہیں۔ بڑے بڑے محدثین اور نامور فقہاء کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ مصر، بلاد مغرب اور اندلس جیسے دور دراز کے علاقوں سے تشنگان علم جوق درجوق آپ کے پاس مدینہ منورہ آتے اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے تھے۔ الزوادی نے اپنی کتاب مناقب امام مالک میں امام شافعی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے: **لَوْلَا مَالِكُ وَسُفْيَانُ لَذَهَبَ عِلْمُ الْحِجَازِ**

مناقب امام مالک ص 98

ترجمہ: کہ اگر امام مالک اور امام سفیان نہ ہوتے تو حجاز کا علم چلا جاتا۔

امام مالک رحمہ اللہ باوجود خود مجتہد ہونے کے بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ہم عصر ہونے کی بناء پر مشاورت کرتے اور دل و جان سے امام اعظم رحمہ اللہ کی قدر کرتے تھے کیونکہ ائمہ اربعہ میں سے صرف امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو شرف تابعیت حاصل ہے، اس لیے آپ بقیہ تین ائمہ سے مقام میں بڑے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ

امام محمد بن ادریس بن العباس الشافعی رحمہ اللہ 150ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ وہ خوش قسمت امام ہیں جنہوں نے ”فقہ مالک“ امام مالک کی خدمت میں رہ کر سیکھی اور ”فقہ حنفی“ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے جلیل القدر شاگرد امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ یوں آپ اصحاب الحدیث اور اصحاب الرائے کے علوم کا حسین مرقع بن گئے۔ اسی لیے تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ آپ کی شان میں فرماتے ہیں: لَا الشَّافِعِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ مَا عَرَفْنَا فِقْهَ الْحَدِيثِ

توالی التأسيس لابن حجر العسقلانی ص 125

ترجمہ: اگر امام شافعی رحمہ اللہ نہ ہوتے تو ہمیں حدیث کی فقاہت نصیب نہ ہوتی۔ امام شافعی رحمہ اللہ امت مسلمہ کے امام ہیں، آپ ہی نے تو پوری دیانت داری کے ساتھ فرمایا تھا کہ لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے خوشہ چیں ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

امام احمد بن حنبل بن ہلال الذہبی الشیبانی المروزی 164ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے اور 241ھ کو بغداد ہی میں وفات پائی۔ آپ نے حصول علم کیلئے کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ اور یمن وغیرہ کے سفر کیے۔ خلق قرآن کا عقیدہ قبول نہ کرنے کی وجہ سے شاہی عتاب کا شکار ہوئے۔ جسمانی اذیتیں برداشت کیں لیکن پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ آپ زبردست عالم اور فقیہ تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: خَرَجْتُ مِنْ بَغْدَادَ مَا خَلَفْتُ فِيهَا أَتَقِي مِنَ ابْنِ حَنْبَلٍ

التالیف بین الفرق ص 265

ترجمہ: کہ جب میں بغداد سے نکلا تو میں نے اپنے پیچھے احمد بن حنبل سے زیادہ پرہیزگار انسان نہیں چھوڑا۔

علم و عمل

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کیلئے مختلف ادوار میں مختلف کتب اور صحائف نازل کیے اور سب سے آخری کتاب جو اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی وہ قرآن مجید ہے اس کے بنیادی طور پر تین حقوق ہیں۔

1: قرآن پاک کو پڑھنا 2: قرآن پاک کو سمجھنا 3: قرآن پاک پر عمل کرنا

1: قرآن پاک کو پڑھنا

قرآن پاک کا حق ہے کہ اُسے درست تلفظ کے ساتھ قرأت کی رعایت کرتے ہوئے پڑھا جائے اور کسی ماہر قرآن قاری کی رہنمائی میں اسے سیکھا جائے۔ کیونکہ قرآن پاک بغیر قاری سے پڑھے پڑھنا ہی نہیں آتا، اسی لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: **اسْتَقْرِوْا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَ سَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حَنْظَلَةَ وَ اَبِي مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ**

صحیح البخاری: باب مناقب معاذ بن جبل

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو قرآن کے ماہر قاری تھے، ان سے قرآن سیکھنے کا حکم دیا۔

2: قرآن پاک کو سمجھنا

جس طرح قرآن پڑھنے کیلئے انسان قاری کا محتاج ہے ایسے ہی اسے سمجھنے کیلئے علماء و فقہاء کا محتاج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک وہ کتاب ہے جو رہتی دنیا تک ایک معجزہ ہے۔ دقائق و اسرار، فصاحت و بلاغت اور علمی باریکیوں سے آراستہ قرآن اگر ہر خواندہ و ناخواندہ کی سمجھ میں اتنی آسانی سے آنے والا ہوتا تو پھر یہ معجزہ نہ ہوتا۔ اس کے عجائبات اور خزانوں سے واقف بہت کم لوگ ہوتے ہیں جنہیں ”مجتہدین“ اور ”فقہاء“ کہا جاتا ہے، اس لیے ہمیں

قرآن سمجھنے کیلئے علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو سمجھتے بھی ہیں اور اسے پڑھنا بھی جانتے ہیں

3: قرآن پاک پر عمل کرنا

تیسرا مرحلہ اس پر عمل کرنے کا ہے۔ جس طرح قرآن پڑھنے کیلئے قراء کی ضرورت ہے، اسے سمجھنے کیلئے علماء کی ضرورت ہوتی ہے، ایسے ہی اس پر عمل کرنے کیلئے مشائخ کی ضرورت ہوتی ہیں جن کی مبارک صحبت سے شریعت انسان کی طبیعت بن جاتی ہے۔ اس لیے دنیا میں جتنے بھی بڑے حضرات گزرے ہیں ان سب کی ظاہری ترقی کا اصل سبب تعلق مع اللہ تھا۔ اس لیے مشائخ طریقت کی صحبت اور اس سے بیعت کرنا اصلاح نفس کیلئے بہت ضروری ہے۔

بیعت کی شرائط

مشہور شخصیت اور کثرت مریدین سے متاثر ہوئے بغیر بیعت کرنے مندرجہ ذیل امور دیکھ لینا چاہیے۔

- 1: جس پیر کی بیعت کی جائے وہ اہل حق میں سے ہو اور تنہا سنت ہو۔
- 2: اس کی مجلس میں بیٹھ کر آخرت کی فکر پیدا ہو اور بندہ خدا کا قرب محسوس کرے۔
- 3: فسق و فجور اور خدا کی ادنیٰ اسی نافرمانی سے بچنے والا ہو اور یہی رنگ اس کے فیض یا فنگان میں ہو۔
- 4: اس کے ارد گرد کا حلقہ زیادہ تر دین داروں کا ہو اور اسے علماء حق کی تائید حاصل ہو۔
- 5: وہ کسی شیخ طریقت سے مجاز بیعت بھی ہو۔

چہل حدیث

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهِ أَبْعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهًا عَالِمًا.

کتاب العلل للدارقطنی: ج6 ص33، س959

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری امت کے دینی امور کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ و عالم حضرات کی صفوں میں شامل فرما کر اٹھائے گا۔

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو شریعت میں اساسی حیثیت حاصل ہے۔ ان کا یاد کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا باعث کامیابی و کامرانی ہے۔ ذیل میں ہم مختلف عنوانات پر چالیس احادیث نقل کر رہے ہیں، انہیں یاد کیجیے، ان پر عمل کیجیے اور دوسروں تک پہنچائیے۔

ارکانِ اسلام

1: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبِئُ الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَاقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَا زَكَاةً وَكَانَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَصَوْمَ رَمَضَانَ.

صحیح البخاری: باب الايمان وقول النبي صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے؛ 1 اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، 2 نماز قائم کرنا، 3 زکوٰۃ ادا کرنا، 4 حج کرنا اور 5 رمضان کے روزے رکھنا۔

فائدہ: عمارت کا بقاء اس کی بنیاد پر موقوف ہے، اگر بنیاد خراب ہو تو عمارت کی تباہی کا اندیشہ ہے، اسلام کی بنیاد بھی مذکورہ پانچ چیزوں پر ہے۔ ان پر کاربند رہنا اور زندگی میں انہیں اپنانا بھی اسلام کی بقاء و حفاظت کا ذریعہ ہے۔

ختم نبوت

2: عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

مسند امام احمد بن حنبل: ج 16 ص 603، رقم الحديث 23251

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

فائدہ: عقیدہ ختم نبوت تمام امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا، اگر کوئی بعد میں نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ کذاب و دجال ہوگا۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

3: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ

مسند ابی یعلیٰ: ج 6 ص 147 رقم 3425

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں، اور نماز پڑھتے ہیں۔

فائدہ: اہل السنۃ والجماعۃ کا اتفاق عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور مبارکہ میں زندہ ہیں، اس عقیدہ کا منکر اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج، بدعتی اور گمراہ ہے اور ایسے شخص کی اقتداء سے اجتناب کیا جائے کیونکہ شرعی فتویٰ کے مطابق ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

حفاظت اجساد انبیاء علیہم السلام

4: عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

سنن النسائی: باب إكثار الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔

فائدہ: اس حدیث مبارک سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد غصری کو درود شریف کے پیش ہونے میں پورا پورا دخل ہے وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایسا جسم اطہر ہونا ضروری ہے جس پر درود شریف پیش بھی ہو سکے اور روح کے تعلق کے بغیر یہ ممکن نہیں، کیونکہ بے تعلق روح تو یہ محض بے حس اور لا شعور جسم ہو گا۔ معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجساد کی حفاظت بھی حیات انبیاء علیہم السلام کی مستقل دلیل ہے۔

سماع صلوٰۃ و سلام

5: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَىَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ بَعِيدٍ أَعْلَمْتُهُ وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَأْيًا أَبْلَغْتُهُ.

جلاء الافہام ص 22 حدیث نمبر 25، فتح الباری ج 11 ص 279

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری قبر کے قریب مجھ پر درود پڑھے تو اسے میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود پڑھے تو وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں درود شریف سنتے ہیں اور مناسب سمجھیں تو جواب بھی دیتے ہیں، یہ اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے۔

فضیلت درود شریف

6: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

صحیح مسلم: باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود شریف بھیجنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سراپا عشق و محبت کی علامت ہے۔ ایک امتی کا اپنے نبی کیلئے رحمتوں، برکتوں اور رفع درجات کی دعا کرنا دراصل اس عزت و عظمت کا عملی اظہار ہے جو سچے عاشق کے دل میں ہوتی ہے۔ درود شریف کو وردِ جاں بنائیے عشق و محبت کا اظہار کیجیے اور باری تعالیٰ کی رحمتوں کے سمندر میں ڈوب جاییے۔

عرض اعمال

7: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُحَدِّثُونُ وَتُحَدِّثُكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُمْ مِنْ خَيْرٍ حَمَدْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَمَا رَأَيْتُمْ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللَّهَ لَكُمْ.

مسند البزار: ج 3 ص 308 مسند عبد اللہ بن مسعود

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم مشکل مسئلے بیان کرو گے اور ہم ان کی حقیقت کو تمہارے لیے بیان کریں گے اور میری موت بھی

تمہارے لیے بہتر ہوگی، تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوں گے، پس جو اچھے ہوں گے میں ان پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور جو برے ہوں گے میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوں گا۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ امت کے اعمال خیر دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا شکر ادا کریں اور بد اعمالیوں کو دیکھ کر استغفار کرتے رہیں۔

قیامت

8: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرْقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَكْفَانَهُمْ۔

صحیح البخاری: باب قول الله تعالى { أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ } ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پسینہ آئے گا کہ زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا، پھر ان کے منہ کے اوپر پہنچ کر کانوں تک پہنچ جائے گا۔

فائدہ: قیامت کی ہولناکی، دنیا کی تباہی اور حشر برپا ہونے کو ذہن میں رکھیے اور اپنی زندگیوں کو سنوارے کیونکہ آخرت کی باز پرس کا خوف انسان کو صحیح طرز زندگی اختیار کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

شفاعت

9: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَأْتِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيْرُ بَيْنٍ أَنْ يُدْخِلَ نَصَفَ الْجَنَّةِ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَهِيَ تَأْتِي مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا۔

جامع الترمذی: کتاب صفة القيامة والرقائق والورع

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا یعنی فرشتہ آیا اور مجھے دو باتوں میں اختیار دیا کہ اللہ میری امت میں سے نصف امت کو جنت میں داخل کر دے یا مجھے حق شفاعت مل جائے۔ تو میں نے حق شفاعت اختیار کیا۔ میری یہ شفاعت اسے ملے گی جو اس حالت میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے والا ہو۔

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کس طرح ملے گی؟ اس کیلئے عقیدہ توحید پر کار بند رہیے اور اذان کے بعد کی دعا پڑھتے رہیے جس کا ثمرہ یہ ہے کہ قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ملے گی۔

وسیلہ

10: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْظَلٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ حَنْظَلٍ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَاجَتِهِ لَمْ يَكُنْ عُمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ فَلَقِيَ عُمَانَ بْنَ حَنْظَلٍ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَانُ بْنُ حَنْظَلٍ: إِنَّكَ الْبَيْضَاءُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قُلَّ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ.

المعجم الصغير للطبرانی ج 1 ص 183

ترجمہ: ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کام کے سلسلے میں آیا جایا کرتا تھا، اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غالباً کسی مصروفیت کی وجہ سے نہ تو اس کی طرف توجہ فرماتے اور نہ ہی اس کی حاجت براری کرتے۔ وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ وضو کی جگہ جاؤ اور وضو کرو، پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو، پھر یہ دعا کرو: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی الرحمة ہیں، تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں

فائدہ: دعا کی جلد قبولیت میں وسیلہ کو بہت دخل ہے، چنانچہ اس روایت کے آخر میں تصریح ہے کہ اس نے ایسا ہی کیا اور دعا کی برکت سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس کی تعظیم و تکریم بھی کی اور اس کا کام بھی پورا کر دیا۔

فضیلت نماز

11: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ مَثَرًا يَسَابِ أَحَدٌ كُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُقْبَلُ مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُقْبَلُ مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهَا الْخَطَايَا.

صحیح البخاری: باب الصلوات الخمس كفارة، ج 1 ص 76

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو بتاؤ اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں، اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی حال پانچ نمازوں کا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو ختم فرما دیتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں نماز پنجگانہ کی ادائیگی پر گناہوں کی مغفرت کا اعلان خالصہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ رب تعالیٰ شانہ اپنی رحمت عطاء فرمانے کیلئے بہانے ڈھونڈتے ہیں، پانچ نمازوں پر اتنی بڑی مغفرت کامل جانا یقیناً خداوند تعالیٰ کا احسان ہے۔ لہذا نمازوں کی پابندی کیجیے، آداب و مستحبات کا خیال رکھیے اور مغفرت کے اس سفر کی جانب رواں دواں رہیے۔

نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا

12: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ الشَّرْطَةِ

مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 321، 322، وضع اليمين على الشمال، رقم الحديث 3959

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔

فائدہ: نمازی کی حالت بارگاہ الہی میں ایک تابع و عاجز شخص کی ہوتی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی قلبی کیفیات کے ساتھ ساتھ اس کی ظاہری حالت بھی اس عاجزی کو ظاہر کر رہی ہو۔ نگاہ پست رکھنا، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا بلکہ ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا یقیناً اس مسکنیت کا تقاضا ہے جو رب ذوالجلال کے دربار میں مطلوب ہے۔

امام کے پیچھے قراءت نہ کرنا

13: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا جَعَلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِنَا كَبَّرْكَ بِزُؤَانٍ وَإِنَا قَرَأْنَا نَصِيحَةً وَإِنَا قَرَأْنَا غَيْرَ الْمَعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ

سنن ابن ماجہ ج 1 ص 61 باب اذا قرأ الامام فانصتوا

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور جب غَيْرِ الْمَعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم ”آمین“ کہو۔“

فائدہ: امام پوری جماعت کی جانب سے بارگاہ الہی میں نماز بندہ ہوتا ہے۔ جس

طرح نمائندہ کی گفتگو اور بیان مدعی جماعت کی ترجمانی سمجھی جاتی ہے، اسی طرح شریعت مطہرہ نے امام کی قراءت کو بھی مقتدی کے حق میں قراءت قرار دیا اور بوقت قراءت خاموش رہنے کا حکم دیا، چاہے نماز سری ہو یا جہری۔

آمین آہستہ آواز سے کہنا

14: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ أَمِينَ خَفِضَ بِهَا صَوْتَهُ.

مسند ابی داؤد الطیالسی ج 1 ص 577 رقم الحدیث 1117

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہا تو آمین آہستہ آواز سے کہا۔

نماز میں رفع یدین نہ کرنا

15: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ.

نسائی ج 1 ص 158 باب ترک ذلک، ابی داؤد ج 1 ص 116 باب من لم يذكر الرفع عند الركوع
ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلی مرتبہ تکبیر تحریمہ رفع یدین کیا پھر دوبارہ پوری نماز میں نہیں کیا۔

فائدہ: ”رفع یدین“ دونوں ہاتھوں کے اٹھانے کو کہتے ہیں جیسا کہ نمازی تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتا ہے۔ ابتداء اسلام میں نماز کی مختلف حالتوں قیام، رکوع، سجود میں رفع یدین کا عمل کیا جاتا رہا، بعد میں منع و منسوخ ہو گیا۔ لہذا اب

پنجگانہ نمازوں میں صرف تکبیر تحریمہ کی رفع یدین کی جاتی ہے باقی مقامات کی نہیں کی جاتی، البتہ عیدین کی نماز میں تکبیرات زائدہ کے ساتھ اور دعاء قنوت سے پہلے تکبیر قنوت کے ساتھ رفع یدین احادیث و آثار سے ثابت ہے، لہذا اس پر ہم عمل پیرا ہیں۔

تین رکعات وتر

16: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا.

صحیح بخاری ج 1 ص 154-269۔ باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان المبارک میں کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے چار رکعتیں پڑھتے، پس کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین و لمبی ہوتی تھیں، اس کے بعد پھر چار رکعت پڑھتے، کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین اور لمبی ہوتی تھیں، پھر تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

فائدہ: اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہجد اور وتر کا ذکر ہے تہجد مستحب جبکہ وتر واجب ہیں، اس کی تین رکعات ہیں جو عشاء کے فرض و سنت ادا کرنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں پہلی دو رکعتوں پر تشہد بیٹھا جاتا ہے، تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر رفع یدین کیا جاتا ہے، پھر ہاتھ باندھ کر دعاء قنوت پڑھی جاتی ہے پھر رکوع کیا جاتا ہے۔

فضیلت روزہ

17: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ الصَّوْمُ مِلِّي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ جَيْنٌ يُفْطَرُ وَجَيْنٌ يَلْفَى رَبُّهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

سنن النسائی: فضل الصیام ج 1 ص 308

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی اس وقت ملتی ہے جب روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ملے گی جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی بو سے زیادہ محبوب ہے۔

فضیلت قربانی

18: عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ: سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ قَالُوا: فَالصُّوْفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ.

سنن ابن ماجہ ص 226 باب ثواب الاضحية

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: یا رسول اللہ! یہ قربانی کیا ہے؟ یعنی قربانی کی حیثیت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت اور طریقہ ہے۔ صحابہ

رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمیں قربانی کرنے کے بدلے میں کیا ملے گا؟ فرمایا ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر سوال کیا: یا رسول اللہ! اون کے بدلے میں کیا ملے گا فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ملے گی۔

فائدہ: قربانی ایک عظیم الشان عبادت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے شروع ہوئی اور اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا السلام تک چلی آرہی ہے، قربانی کا یہ عمل چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں خصوصی اہمیت اختیار کر گیا، اسی وجہ سے اسے ”سنتِ ابراہیمی“ کہا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بیشک فرمائی ہے۔ اس سے مسلمان کو سبق ملتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے۔

نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا

19: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمَصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

صحیح البخاری ج 1 ص 178 باب التکبیر علی الجنائزۃ اربعاً

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن وہ فوت ہوئے تھے تو اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کی اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر عید گاہ پہنچے، ان کی صف بندی کی اور ان کے نماز جنازہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کہیں۔

فائدہ: حضرت نجاشی رحمہ اللہ کا انتقال حبشہ میں ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ مدینہ میں پڑھائی۔ ان کی میت معجزۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ مدینہ میں پڑھائی۔ ان کی میت معجزۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ مدینہ میں پڑھائی۔

وسلم کے سامنے لائی گئی تھی یا ان کا جنازہ پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ نیز اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اور دیگر روایات کے مطابق ان میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، دوسری کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف، تیسری کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔

بیس تراویح

20: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عَشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوُتْرَ.

مصف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 284 باب کم یصلی فی رَمَضانَ.... معجم کبیر ج 5 ص 433 ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔

فائدہ: قیام رمضان یعنی تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعات ادا فرمائی ہے، اسی پر حضرات خلفاء راشدین حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ مجتہدین و حضرات مشائخ رحمہم اللہ عمل پیرا رہے، بلاد اسلامیہ میں چودہ سو سال سے اسی پر عمل ہوتا رہا ہے اور امت کا اسی پر اجماع ہے۔ لہذا بیس رکعت تراویح ہی ادا کرنی چاہئیں۔

عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم

21: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا

أَذْرَكَ مَذْأَحَدِهِمْ وَلَا تَصِيفُهُ.

صحیح مسلم: باب تحریم سب الصحابة ج 2 ص 310

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہنا، میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہنا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرے تو اس کا اجر میرے صحابہ کے ایک مڈیا نصف مڈ صدقہ کرنے کے ثواب کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ مقام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے صدقے ملا ہے، ان کے بعد امت کا بڑے سے بڑے عالم، عابد اور زاہد کسی چھوٹے صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں ان کے بارے میں بدگمانی حرام اور بدزبانی تو اس سے بھی گھناؤنا جرم ہے۔ لہذا انکی عزت و عظمت کو دل میں جگہ دے کر انکی اور انکی تعلیمات کی قدر کیجیے۔

عظمت فقہ

22: عَنْ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.

صحیح البخاری: باب قول اللہ تعالیٰ {فَأَنْ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ}

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں فقاہت عطا فرماتے ہیں۔

فائدہ: فقہ وہ عظیم الشان علم ہے جس میں عملی زندگی سے متعلق مسائل کا حل قرآن، سنت، اجماع اور قیاس کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔ حلال و حرام، جائز و ناجائز، مکروہ و مباح افعال کا علم قرآن و سنت کی باریکیوں میں غور و نحوض کرنے

سے حاصل ہوتا ہے، غور و فکر کی یہ صلاحیت خالصتاً اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اس لیے دین کی اس اعلیٰ درجہ سمجھ بوجھ کو سراپا خیر سے تعبیر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فقہ و فقہاء سے ہماری وابستگی کو قائم و دائم رکھے۔

عظمتِ فقیہ

23: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ.

سنن ابن ماجہ: باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ ہزار عابدوں پر بھاری ہوتا ہے۔

فائدہ: فقیہ کا مقام عابد سے اس لیے زیادہ ہے کہ فقیہ کی فقاہت کا نفع اس کی ذات کو بھی ہوتا ہے اور امت بھی اس سے مستفید ہوتی ہے جب کہ عابد کے پیش نظر اپنی ذات ہوتی ہے۔ جب کام میں فرق ہے تو مقام میں بھی فرق ہو گا۔

عظمتِ محدثین

24: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنْ شَيْءٍ أَقْبَلَهُ كَمَا سَمِعَ قُرْبُ مَبْلَغٍ أَوْ غِيٍّ مِنْ سَامِعٍ.

جامع الترمذی: ما جاء في الحث على تبليغ السماع

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ خوش و خرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچا دیا جس طرح سنی تھی، اس لیے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں ہماری بات یعنی حدیث پہنچے گی وہ سننے والے کی بنسبت زیادہ سمجھ اور علم رکھتے ہوں گے۔

فائدہ: اس حدیث سے محدثین کرام کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

امت مسلمہ کا یہ طبقہ احادیث کے یاد کرنے، لکھنے اور متون و اسانید کی حد درجہ حفاظت میں اپنی عمریں کھپا دیتا ہے۔ احادیث کی اشاعت کرنے اور کمی و زیادتی سے محفوظ رکھنے اور آگے پہنچانے میں بڑی جانفشانی سے کام لیتا ہے۔

وراثت انبیاء علیہم السلام

25: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْمَحِيَّتَانِ فِي الْمَاءِ، وَفَضَّلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَارْتَمَوْا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ حِطًّا وَافِرًا.

سنن ابی داؤد: باب الحث علی طلب العلم

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں، فرشتے طالب علم کی خوشنودی لیے اس کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں، عالم کیلئے آسمان و زمین کی مخلوق حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیاء علیہم السلام وراثت میں درہم اور دینار نہیں چھوڑتے بلکہ علم کی دولت چھوڑتے ہیں، چنانچہ جس نے اس علم میں سے تھوڑا سا حصہ بھی حاصل کر لیا تو گویا اس نے بہت بڑا حصہ حاصل کر لیا۔

فائدہ: انبیاء علیہم السلام اپنی امت کو جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی میں لاتے ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد مال و دولت اور دنیا کی

رواق و شادابی کا حصول نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے ان کی وراثت علم ہوتا ہے، مال و زر نہیں ہوتا۔ اس وراثت علمی کے جانشین علماء کرام ہیں جو علم کی بقاء و تحفظ اور نشر و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ تو علماء کی قدر کیجیے، ان کی مجالس میں بیٹھیے اور ان کے فیض علم سے اپنے قلوب کو جلا بخشیے۔

عظمتِ قرآن

26: عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

صحیح البخاری ج: 1 ص: 752 باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

فائدہ: کلام پاک چونکہ دین کی اصل اور بنیاد ہے، اس کی بقاء اور اشاعت پر ہی دین کا مدار ہے، اس لیے اس کے سیکھنے اور سکھانے کا افضل ہونا ظاہر ہے۔ البتہ اس کے سیکھنے کی اقسام مختلف ہیں۔ کمال اس کا یہ ہے کہ معانی، مطالب اور مقاصد سمیت سیکھے اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ فقط الفاظ سیکھے۔

حفظ القرآن

27: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحْلَلَ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَهْلَ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

جامع الترمذی: باب ما جاء في فضل قارئ القرآن

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا، پھر اس کو حفظ یاد کیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس

کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کیلئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

فائدہ: اس سے حفظ قرآن کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ حافظ قرآن باعمل ہو۔ کوشش کیجیے کہ خود حافظ قرآن بنیے یا اپنی اولاد کو اس زیور سے آراستہ کیجیے تاکہ حفظ قرآن کی یہ نعمت آپ کو آخرت میں سرخرو کر سکے۔

اتباع سنت

28: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مَا قَدْ شَهِدْتُ.

کتاب الزهد الكبير للبيهقي: رقم الحديث 217

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری سنت پر اس وقت عمل کیا جب میری امت میں فساد برپا ہو چکا ہو یعنی لوگ سنتیں چھوڑ چکے ہوں تو اسے سو شہد اکا ثواب ملے گا۔

فائدہ: ”سنت“ دین میں جاری طریقہ کا نام ہے، اس کی اتباع کرنا دراصل اس جاری طریقہ کے تسلسل کو فروغ دینا ہے اور یہی چیز کسی مذہب و شریعت کی بقاء کی ضامن ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں سنت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ اگر امت پر ایسا وقت آن پڑے کہ سنتیں لوگوں کے عمل سے نکل رہی ہوں تو ان پر عمل پیرا ہونے پر سو شہیدوں کے اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ لہذا سنتوں پر خود بھی عمل کیجیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجیے۔

رد بدعت

29: عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبٍ بِدْعَةً صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً قَوْلًا جَهَاكًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنْ

الْإِسْلَامَ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

سنن ابن ماجہ: باب اجتناب البدع والجدل

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمرہ، جہاد، فرض، نفل، غرض کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں فرماتے، وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح بال آٹے سے نکل جاتا ہے۔

فائدہ: دین کے ثابت شدہ مسئلے کا انکار ”الحاد“ جبکہ غیر ثابت کو دین میں شامل کرنے کا نام ”بدعت“ ہے۔ بدعتی گویا یہ خیال کر رہا ہوتا ہے کہ دین مکمل نہیں بلکہ میں نے مکمل کر دیا ہے۔ آئے روز عقائد و اعمال کے باب میں نئی نئی چیزیں گھڑ گھڑ کر دین کے نام پر پھیلاتا رہتا ہے۔ امور دین مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ میں اپنی جانب سے زیادتی کرتا رہتا ہے اس لیے اس کے یہ افعال غارت جاتے ہیں اور قبول نہیں ہوتے۔ اللہ ہمیں بدعت سے محفوظ فرمائے۔ آمین

مسلمان کے حقوق

30: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْيِيتُ الْعَاطِسِ.

صحیح البخاری: باب الأمر باتباع الجنائز

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں؛ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، فوت ہو جائے تو جنازہ ادا کرنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔

فائدہ: ان چیزوں کو ”حق“ سے تعبیر کرنے میں اس جانب اشارہ ہے کہ

مسلمان کو ان باتوں کی حد درجہ پابندی کرنی چاہیے۔ ان پر عمل کرنے میں جہاں مسلمانوں کے حقوق ادا ہوتے ہیں وہاں ایک صالح معاشرہ بھی وجود میں آتا ہے اور باہمی اخوت اور رواداری کو فروغ ملتا ہے۔

والدین کے حقوق

31: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْ رَضَى الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطَ اللَّهُ مَنْ سَخَطَ الْوَالِدَيْنِ.

شعب الایمان: باب فی بر الوالدین، ج 6 ص 177

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

فائدہ: اولاد کی تربیت اور پرورش میں والدین کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ بچوں کی دینی اصلاح و دنیوی دیکھ بھال ان کے روشن مستقبل کی ضامن ہیں۔ لہذا جس شخصیت سے انسان کا مستقبل وابستہ ہو اس کا حق یہی ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر اس کا خیال رکھا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنت میں والدین کے بہت زیادہ حقوق بیان کیے گئے ہیں جن کی ادائیگی سے خدا راضی ہوتا ہے اور کوتاہی کرنے اور بے توجہی برتنے سے رب ناراض ہوتا ہے۔

اولاد کے حقوق

32: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ فَإِنَّمَا هُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

سنن ابی داؤد: باب متى يؤمر الغلام بالصلاة

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات سال کی

ہو جائے تو انہیں نماز کا حکم کرو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔

فائدہ: بچے کا والدین پر حق یہ ہے کہ اس کی دینی اور اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور حدیث مذکور میں اسی امر کو ملحوظ رکھ کر دو کاموں کا حکم دیا گیا ہے۔ سات سال کی عمر میں اسے نماز کا حکم دینے اور دس سال کی عمر میں نہ پڑھنے پر مارنے میں حکمت یہ ہے کہ بچہ شروع ہی سے ان عبادات کے احکام اور طریقہ سیکھ کر ان کو ادا کرنے کا عادی بنے۔ نیز دس سال کی عمر میں بستر الگ کرنے سے بھی مقصود تربیت ہے کہ بڑا ہو کر جب عملی زندگی میں قدم رکھے تو بے راہ روی اور غیر اخلاقی حرکتوں سے اجتناب کر سکے۔

خاوند کے حقوق

33: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَرُؤُوسُهَا شَاهِدَةٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْخُذَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

صحیح البخاری: باب لا تأذن المرأة في بيت زوجها لأحد إلا بإذنه

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کیلئے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا جائز نہیں، عورت کو چاہیے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر نہ آنے دے۔

فائدہ: خاوند کی حیثیت سربراہ کی ہے جو گھر کی ضروریات، بیوی کی نگہداشت اور بچوں کی پرورش میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے،۔ حدیث میں بیوی کو تاکید کی گئی ہے کہ اس میں شوہر کی مرضی کو مقدم رکھے تاکہ اسے سکون پہنچا سکے۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کا حق یوں بیان کیا ہے کہ

اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کریں تو عورتوں کو حکم دیتا کہ خاوندوں کو سجدہ کریں۔ لہذا بیوی کو چاہیے کہ خاوند کی خدمت میں اپنے آپ کو فنا کر دے۔

بیوی کے حقوق

34: عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ؟ قَالَ: أَنْ يُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمَ وَأَنْ يَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَى وَلَا يَضْرِبَ الْوُجْهَ وَلَا يَقْتَبِحَ وَلَا يَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ.

سنن ابن ماجہ: باب حق المرأة على الزوج

ترجمہ: حکیم بن معاویہ اپنے والد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: عورت کا اپنے خاوند پر کیا حق ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاوند جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے، جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے، اس کے چہرے پر نہ مارے اور برا بھلا نہ کہے اور اگر ناراضگی ہو جائے تو اس کا بستر الگ کر دے لیکن اسے گھر ہی میں سلائے گھر سے باہر نہ نکالے۔

فائدہ: بیوی جہاں خاوند کے سکون کا باعث بنتی ہے وہاں اولاد کی ابتدائی تعلیم و تربیت اور دیکھ بھال میں بھی بنیادی کردار ادا کرتی ہے، اس لیے اس کے حقوق کا خیال رکھنا اور محبت سے پیش آنا لازمی قرار دیا گیا۔ چنانچہ حدیث مذکور میں اس کی بنیادی ضروریات مثلاً کھانا پینا، لباس وغیرہ مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ بلاوجہ مارنے اور ترش روئی اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اگر میاں بیوی میں محبت کے جذبات ہوں تو گھر مثل جنت بن سکتا ہے۔

مدینۃ منورہ کی فضیلت

35: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ

بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَتَرَبَّصُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسِ كَمَا يَنْفِي الْكِبْرُ خَبَسَ الْحَدِيدُ.

صحیح البخاری: باب فضل المدينة وأنها تنفي الناس

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بستی میں جانے کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی یعنی اسے مرکزی حیثیت حاصل ہوگی لوگ اسے یثرب کہتے ہیں، فی الحقیقت اس کا نام ”مدینہ“ ہے، یہ بستی برے لوگوں کو اس طرح سے نکال دے گی جیسے بھٹی لوہے کا میل کچیل نکال دیتی ہے۔

فائدہ: مدینہ منورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ہجرت اور وفات کے بعد آپ کا مدفن ہے۔ مسلمانوں کو آپ کی ذات سے قلبی تعلق ہے اس لیے آپ کے جائے مدفن سے بھی روحانی عقیدت ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اسی طرح مدینہ منورہ کو بھی مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو مدینہ منورہ سے محبت کرنی چاہیے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

36: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَلَلٍ مَمْرُةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنْ اللَّهُ يَتَقَبَّلُهَا بِمِائَةِ مِثْقَلٍ يُرِيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرِي أَحَدُكُمْ فُلُوكَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ

صحیح البخاری: باب لا يقبل الله صدقة من غلول ولا يقبل إلا من كسب طيب

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ حلال کمائی ہی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں دست قدرت سے قبول فرما کر اس کے مال کی پرورش کرتا رہتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ صدقہ کا ثواب پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔

فائدہ: مال اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ جو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ رب العزت نہ صرف یہ کہ اس کا بدلہ دیتے ہیں بلکہ اصل مال سے بھی زائد عطا فرماتے ہیں۔ اس لیے غرباء و فقراء، محتاج و نادار، یتیموں و بیواؤں اور مستحقین پر کھلے دل سے خرچ کیجیے اور اللہ کے ہاں عظیم اجر کے مستحق بنیے۔

تعمیر مسجد

37: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذَكِّرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

سنن ابن ماجہ: باب من بنى لله مسجدا

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے مسجد اس مقصد کیلئے بنائی کہ اس میں اللہ کا نام لیا جاتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔

فائدہ: مسجد اسلام کا اساسی مرکز ہے، کئی اہم امور کی ادائیگی مثلاً نمازوں کی ادائیگی، جمعہ کا قیام، اہم دینی امور میں مشاورت، تعلیم و تعلم وغیرہ مسجد میں سر انجام دیے جاتے ہیں۔ اس لیے اس کی تعمیر دراصل ان تمام شعبوں کی بقاء کا ذریعہ ہے جو مسجد میں ادا ہوتے ہیں، لہذا اس کے بنانے اور صاف ستھرا رکھنے میں مال و دولت خرچ کرنا دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا بہترین ذریعہ ہے۔

بیعت

38: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ شَهِيدًا بَدَأَ وَهُوَ أَحَدُ النَّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَنْزِلُوا قُلُوبًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ

مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوذُ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ
فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبِأَيِّعَنَاءَ عَلَى ذَلِكَ.

صحیح البخاری: باب بعد باب علامة الإيمان حب الأنصار

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں فرمایا: ان امور پر میری بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، نہ کوئی ایسا بہتان باندھو گے جو تم نے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیا ہو اور نہ کسی بھلے کام میں نافرمانی کرو گے۔ پس جس نے اس عہد کو پورا کیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، جس نے ان امور میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور دنیا ہی میں اس کو سزا مل گئی تو یہی سزا اس گناہ کا کفارہ بن جائے گی اور جس نے ان امور میں سے کسی کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے دنیا میں اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر اللہ چاہے گا تو بخش دے گا اور اگر چاہے گا تو سزا دے گا۔ چنانچہ ہم نے ان امور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

فائدہ: جس طرح ڈاکٹر کے نسخہ پر عمل اور پرہیز کی رعایت کرنے سے انسان جسمانی بیماریوں سے بچتا ہے، اسی طرح شیخ اور پیر طریقت کی بتائی ہوئی ہدایات پر عمل کرنے سے روحانی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔ بیعت کا مقصد ان روحانی بیماریوں کا علاج کرانا ہے جو باطنی و روحانی طور پر انسان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ عہد نبوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہوتی تھی اور اب آپ کے نائبین کی بیعت ہوتی ہے۔ مردوں کی طرح خواتین بھی بیعت کر سکتی ہیں مگر ان کا طریقہ بیعت مردوں کی طرح نہیں ہے۔ باشرع، متقی و پرہیزگار اور مجاز طریقت شیخ سے تعلق جوڑیے، اور تقویٰ والی پرسکون زندگی سے لطف اٹھائیے۔

ذکر اللہ تعالیٰ

39: عَنْ أَبِي مُؤْنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

صحیح البخاری: باب فضل ذکر اللہ عز وجل

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رب تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال زندہ اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال مردہ کی ہے۔

فائدہ: اللہ کی یاد میں سرشار ہونا اور اس کا ذکر و زبان کرنا روح کی غذا ہے۔ جس طرح غذا کے بغیر جسم کا مردہ ہو جانا یقینی ہے، اسی طرح ذکر اللہ کے بغیر روح کا مردہ ہو جانا بھی یقینی ہے۔ لہذا صبح و شام، اٹھتے بیٹھتے غرض ہر وقت ذکر اللہ سے زبانوں کو ترسیجیے، اللہ کا استحضار کیجیے اور روحانی غذا حاصل کر کے حیات جاودانی اختیار کیجیے۔

خاتمہ بالخیر

40: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَلَّ الْجَنَّةَ.

سنن ابی داؤد: باب فی التلقین

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا آخری کلام ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

فائدہ: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو پوری زندگی شریعت کے مطابق گزارنی چاہیے، شب و روز اس حال میں گزریں کہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا تقاضا پورا ہو۔ اس کی برکت یہ ہوگی کہ موت کے وقت یہ کلمہ زبان پر جاری ہو گا اور جنت آدمی کا مقدر بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ موت کے وقت کلمہ نصیب فرمائے۔ آمین

مسنون دعائیں

نیند سے بیداری کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اَلِیْهِ النُّشُوْرُ.

صحیح البخاری: باب ما یقول إذا نام

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت (نیند) دینے کے بعد زندگی بخشی (بیدار کیا) اور (ہمیں) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

بیت الخلاء جانے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبَائِثِ.

صحیح البخاری: باب ما یقول عند الخلاء

ترجمہ: اے اللہ! میں خبیث شیاطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، چاہے وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ عَاقَانِیْ.

سنن ابن ماجہ: باب ما یقول إذا خرج من الخلاء

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کیلئے جس نے مجھے گندگی سے دور رکھا اور عاقیت عطا کی۔

وضو شروع کرتے وقت کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ.

سنن أبی داؤد: باب التسمیة علی الوضوء.

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

وضو کے درمیان کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِيْ فِیْ خَارِیْ وَ بَارِكْ لِيْ فِیْ رِزْقِیْ.

عمل الیوم و اللیلة للنسائی: ما یقول إذا توضأ

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجیے، میرے گھر میں وسعت عطا فرمائیے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمائیے۔

وضو کے آخر کی دعاء

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

سنن الترمذی: باب فیما یقال بعد الوضوء

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل فرمالیجیے۔

گھر سے نکلنے کی دعاء

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

سنن أبی داؤد: باب ما یقول الرجل إذا خرج من بيته

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (اپنے گھر سے نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اللہ کے علاوہ کوئی ایسا نہیں جو قوت اور طاقت دے سکے۔

فائدہ: جو شخص اس دعا کو پڑھ لیتا ہے اس کو کہا جاتا ہے کہ تیری کفایت کی گئی تجھے بچا لیا گیا، تجھے ہدایت دے دی گئی۔ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرے شیطان سے کہتا ہے کہ ایسے شخص سے تیرا کیا کام جس کو ہدایت دے دی گئی، جس کی کفایت کر لی گئی، اور جسے بچا لیا گیا؟

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

صحیح مسلم: باب ما یقول إذا دخل المسجد

ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اذان کا جواب

جب مؤذن اذان دے تو انہی الفاظ میں جواب دے، صرف
(حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ) کے جواب میں (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)
پڑھے، باقی الفاظ کا جواب اسی طرح دے جس طرح مؤذن پڑھتا ہے۔

صحیح مسلم: باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه

فائدہ 1: فجر کی اذان میں (الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ) کے بعد (صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ)

پڑھے، یا وہی الفاظ پڑھے جو مؤذن نے پڑھے ہیں۔

بدائع الصنائع: فصل وأما بيان ما يجب على السامعين عند الأذان

فائدہ 2: جب اذان ختم ہو تو یہ پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ
رَبًّا وَمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ حَيًّا.

صحیح مسلم: باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه الخ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا
کوئی شریک نہیں اور (میں گواہی دیتا ہوں کہ) محمد اللہ کے بندے اور اس کے
رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول
ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔

تو اس شخص کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اذان کے بعد دعاء

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّنْيَا النَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اَيُّ مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَالْفَضِيلَةِ وَابْعَثْهُمَقَامًا مَّحْبُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ.

السنن الكبرى للبيهقي: باب ما يقول اذا فرغ من ذلك

ترجمہ: اے اللہ! اے اس دعوت کا ملہ اور اس کھڑی ہونے والی نماز کے

رب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

فائدہ: جو شخص یہ دعا پڑھے گا تو اس کے لیے قیامت کے دن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

صحیح البخاری: باب الدعاء عند النداء

نوٹ: صحیح بخاری میں یہ دعاء وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ تک ہے۔

اقامت کا جواب

اقامت کا جواب دینا بھی مسنون ہے، جو الفاظ اقامت کہنے والا پڑھے وہی الفاظ جواب میں پڑھیں لیکن صرف (قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ) کے جواب میں (أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَقَامَهَا) پڑھے۔

سنن ابی داؤد: باب ما يقول اذا سمع الاقامة

تلاوت قرآن کی دعاء

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

سورة النحل: 98

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

نماز کے بعد اذکار

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَغْنَبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔

صحیح مسلم: باب استحباب الذكر بعد الصلوة

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ چند تسبیحات ایسی ہیں جنہیں ہر نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی ناکام نہیں ہوگا۔ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر۔

نماز کے بعد کی دعا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْأَخْرَجُ وَذُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ.

جامع الترمذی: باب من ابواب الدعوات، ج 2 ص 187

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى تَشْهَدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخْشَعُ وَتَضَرُّعُ وَتَمْسُكُنْ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَّاءٌ كَذَّاءٌ.

(جامع الترمذی ج 1 ص 87 باب ما جاء في التشفع في الصلوة، المعجم الكبير للطبرانی ج 8 ص 26 رقم الحديث 15154)

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشهد پڑھنا ہے، عاجزی، انکساری اور مسکینی ظاہر کرنا ہے، اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اس طرح اٹھاؤ کہ ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور کہو کہ اے رب! اے رب! اور جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ایسی ہے، ایسی ہے۔ (یعنی ناقص و ناکمل ہے۔)

مسجد سے نکلنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

صحیح مسلم: باب ما یقول إذا دخل المسجد

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

فائدہ: سنت طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے، اور مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالے۔

خوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

ابن ماجہ: باب فضل الحامدین

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت (وعطا) کی وجہ سے تمام اچھے کام سرانجام پاتے ہیں۔

ناخوش گوار واقعہ پیش آنے پر یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ .

ابن ماجہ: باب فضل الحامدین

ترجمہ: تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

کھانا کھاتے وقت کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَکَاتِہٖ

المستدرک للحاکم: کتاب الأطعمة

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ کھانا شروع کرتا ہوں۔

فائدہ: اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو درمیان میں یہ دعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ

سنن ابی داؤد: باب التسمیة علی الطعام

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع میں بھی اور آخر میں بھی۔

کھانا کھانے کے بعد کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

کنز العمال: رقم 18179

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔

دودھ پینے کے بعد کی دعاء

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ حَوْضِئِکُمْ

سنن ابی داؤد: باب ما یقول إذا شرب اللبن

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لیے اس (دودھ) میں برکت عطا فرما اور اس (برکت) کو زیادہ فرما۔

مہمان کھانا کھانے کے بعد میزبان کو یہ دعاء دے

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاشْقِ مَنْ سَقَانِیْ

مسند احمد بن حنبل: رقم الحدیث 33890

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھانا کھلایا آپ کو کھلایئے، اور جس نے مجھے پلایا آپ اس کو پلایئے۔

کپڑے اتارنے کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

عمل الیوم و اللیلة لابن السنی: ما یقول إذا خلع ثوبا لغسل أو نوم

ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

فائدہ: جو شخص کپڑے اتارتے وقت یہ دعاء پڑھ لے تو یہ جنت کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں اور پردہ کی جگہ کے درمیان حجاب و

پردہ ہو جائے گا۔ اس لیے اس دعا کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام فرمائیں۔

کپڑے بدلنے کی دعاء

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَزَرَّقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ

سنن ابی داؤد: باب ما يقول إذا لبس ثوبا جديدا

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری قوت اور طاقت کے، مجھے عطا فرمایا۔

نئے کپڑے پہننے کی دعا

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

سنن ابی داؤد: باب ما يقول إذا لبس ثوبا جديدا

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی کی تعریف ہے جیسا کہ آپ نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں آپ سے اس کپڑے اور اس کام کی بھلائی مانگتا ہوں جس کام کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اور اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جس کام کے لیے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔

آئینہ دیکھنے کی دعاء

اللَّهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي.

المقصد العلي: ج 2 ص 2617

ترجمہ: اے اللہ! تو نے میری شکل کو خوبصورت بنایا ہے میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنا دے۔

مقیم؛ مسافر آدمی کو یہ دعا دے

أَسْتَوِدُّ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ.

سنن ابی داؤد: باب في الدعاء عند الوداع

ترجمہ: میں تمہارے دین، تمہاری امانت و دیانت اور آخری اعمال کو اللہ کے پاس امانت رکھتا ہوں (کہ اللہ ان کی حفاظت کرے۔)

مسافر؛ مقیم آدمی کو یہ دعا دے

أَسْتَودِعُكُمْ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَكَائِفُهُ

عمل اليوم و الليلة لابن السني: باب ما يقول إذا ودع رجلا

ترجمہ: میں تمہیں اس اللہ کے پاس امانت رکھتا ہوں جو امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔

سواری پر سوار ہونے کی دعا

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ

سورة الزخرف: 13، 14

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا، ورنہ یہ ہمارے بس میں تو نہیں تھا اور یقیناً ہم اپنے پروردگار کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

دوران سفر تکبیر و تسبیح

دوران سفر جب سواری اوپر کی طرف کو جائے یعنی اونچائی کی طرف تو اللہ اکبر پڑھے اور نیچے کی طرف آئے تو سبحان اللہ پڑھے۔

صحیح البخاری

دوران سفر کسی جگہ ٹھہرے یا اترے تو یہ دعا پڑھے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

صحیح مسلم: باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره

ترجمہ: اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے

سفر سے واپسی کی دعا

أَيُّبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

صحیح مسلم: باب ما يقول إذا قفل من سفر الحج وغيره

ترجمہ: ہم سفر سے لوٹ آئے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں، ہم اللہ کے عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد و ثناء کرنے والے ہیں۔

کسی بھی قسم کی تکلیف اور درد کی دعاء

جسم میں اگر کسی جگہ درد ہو تو اس جگہ پر ہاتھ رکھیں اور تین مرتبہ (بسم اللہ) پڑھیں، پھر سات مرتبہ یہ دعاء پڑھیں:

أَعُوذُ بِاللَّهِ قُلْتُ لَمْ يَكُنْ شَرٌّ مَّا أَجِدُ وَأُحَازِرُ.

صحیح مسلم: باب استحباب وضع یدہ علی موضع الألم مع الدعاء

ترجمہ: میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں اور جس سے مجھے خوف (یا تکلیف) پہنچا ہے۔

جب تیز ہوا چل رہی ہو تو یہ پڑھیں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

صحیح مسلم: باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ اس میں بھیجا گیا ہے اس کی بھی بہتری مانگتا ہوں اور اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر اور جو شر اس کے ذریعہ بھیجا گیا ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔

کڑک اور گرج چمک کے وقت دعاء

سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ.

السنن الكبرى للبيهقي: باب ما يقول إذا سمع الرعد

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات کہ بادلوں کی گرج جس کی تسبیح اور حمد کرتی ہے، اور اس کے رعب سے فرشتے بھی (تسبیح میں لگے ہوئے ہیں)۔

بارش مانگنے کی دعاء

اللَّهُمَّ اغْثِنَا اللَّهُمَّ اغْثِنَا اللَّهُمَّ اغْثِنَا.

صحیح البخاری: باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة غیر مستقبل القبلة

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں سیراب کر، اے اللہ! ہمیں سیراب کر، اے اللہ! ہمیں سیراب کر۔

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ صَيِّبًا تَافِعًا.

صحیح البخاری: باب ما يقال إذا أمطرت

ترجمہ: اے اللہ! نفع پہنچانے والی بارش برسا۔

بارش کے بعد دعاء

مُطَرٌّ تَابِقُضِلَ اللَّهُ وَرَحِمَتُهُ.

صحیح البخاری: باب يستقبل الإمام الناس إذا سلم

ترجمہ: ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔

مصبیت اور پریشانی دور کرنے کی دعاء

رَبِّ اِنِّى لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

القصص: 24

ترجمہ: اے پروردگار میں اپنے لیے آپ کی نازل کردہ ہر بھلائی کا محتاج ہوں۔

ہر قسم کے مرض سے شفاء حاصل کرنے کی دعاء

اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اكْهَبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِى لَا شِفَاءَ اِلَّا بِشِفَاؤِكَ

شِفَاءٌ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا.

صحیح البخاری: باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم

ترجمہ: اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور کر، اس کو شفا دے اور تو

شفادینے والا ہے، شفا تیری ہی ہے ایسی شفا جو بیماری کو نہ چھوڑے۔

ہر مریض پر پڑھنے کے لیے مسنون دم

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ
يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.

صحیح مسلم: باب الطب والمرض والرقی

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہر اس چیز کے شر سے جو آپ کو تکلیف دینے والی ہو اور ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا دے گا، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت دعاء

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَ (اس میت کا نام لے) وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْخَلْفَةِ
فِي عَقِبِهِ فِي الْغَايِبِ وَارْحَمْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَاْفْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَتَوَزَّلْ لَهُ فِيهِ.

صحیح مسلم:

ترجمہ: اے اللہ! اس (میت کا نام لے) کو معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے ورثہ میں سے اس کا جائزین مقرر فرما۔ یا رب العالمین! ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر اس کے لئے کشادہ فرما اور اس کی قبر اس کے لیے منور فرما۔

قبرستان کی زیارت کے وقت دعاء

السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون.

صحیح مسلم: باب استحباب إطالة الغرة والتجلیل فی الوضوء

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر مومنوں کے گھر! ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

میت کو قبر میں داخل کرتے وقت یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سنن ابن ماجہ: باب ما جاء فی إدخال المیت القبر

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت (شریعت) کے مطابق (اس میت کو دفن کرتے ہیں)۔

میت کو دفن کرنے بعد یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ

ترجمہ: اے اللہ! اس میت کو معاف فرما اور (سوال جواب کے وقت) اس کو ثابت قدم رکھنا۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کی دفن سے فارغ ہوتے تو فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدمی کی دعاء کرو کیونکہ اب اس سے پوچھ گچھ ہوگی۔

سنن أبی داؤد: باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف

بازار میں داخل ہونے کی دعاء

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَزَائِنُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

سنن الترمذی: باب ما یقول إذا دخل السوق

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، (سارے جہان میں) اسی کی ملکیت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں، وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے، وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب کسی موسم کا نیا پھل دیکھے اور کھائے تو یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا.

صحیح مسلم: باب فضل المدینۃ الخ

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں اور ہمارے شہر میں بھی برکت عطا فرما۔

جوشادی کرے یا سواری وغیرہ خریدے تو یہ دعاء پڑھے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا
جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.

سنن أبی داؤد: باب فی جامع النکاح

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر و برکت مانگتا ہوں، اور آپ نے جن
خصلتوں کے ساتھ اسے پیدا فرمایا ہے ان کی بھلائی کا طلبگار ہوں، اور اس کے شر
سے اور جن خصلتوں کے ساتھ آپ نے اس کو پیدا فرمایا ہے ان کے شر سے پناہ
مانگتا ہوں۔

نوٹ: حدیث میں وضاحت ہے کہ عورت یا سواری یا خادم کی پیشانی
پکڑ کر یہ دعاء کرے۔

نکاح کی مبارک باد

بَارَكَ اللَّهُ مَلَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَکُمَا فِي خَيْرٍ

سنن الترمذی: باب ما جاء فیما یقال للمتزوج

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے یہ نکاح مبارک فرمائے، تم پر برکتیں نازل
فرمائے اور تم دونوں کو خیر و خوبی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

بیوی سے ہمبستری کرتے وقت یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا.

صحیح البخاری: باب صفة إبليس وجنوده

ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہم کو شیطان سے دور رکھ، اور شیطان کو
اس چیز (یعنی اولاد) سے دور رکھ جو آپ ہمیں عطا فرمائیں۔

نیا چاند دیکھنے کی دعاء

اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ

وَتَرْحَمِي رَحْمَةً مِنْكَ اللَّهُ

سنن الترمذی: باب ما يقول عند رؤية الهلال

ترجمہ: اے اللہ! ہم پر اس چاند کو خیر، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند!) تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

روزہ افطار کرنے کی دعاء

اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ.

سنن أبی داؤد: باب القول عند الإفطار

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیے ہوئے رزق پر ہی افطار کر رہا ہوں۔

لیلة القدر کی دعاء

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

سنن ابن ماجہ: باب الدعاء بالعفو والعافية

ترجمہ: اے اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں، اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں، پس ہم کو معاف کر دیجئے۔

سونے کی دعائیں

دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا

صحیح البخاری: باب وضع اليد اليمنى تحت الخد الأيمن

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی کے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور آپ ہی کے نام سے زندہ ہوتا ہوں (یعنی بیدار ہوتا ہوں)۔

نیز: اس کے علاوہ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ 34 بار اللہ اکبر پڑھے۔

نیز یہ بھی پڑھے

آیۃ الکرسی، سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص، سورۃ کافرون، استغفر اللہ
الذی لا الہ الا هو المحی القيوم واتوب الیہ۔ تین تین بار، سورۃ البقرہ کا آخری رکوع:
﴿أَمِنَ الرَّسُولُ مِمَّا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ سے آخر سورۃ تک۔

دن رات کے اکثر اوقات میں درود شریف کثرت سے پڑھے اور تمام اہل اسلام
کی بھلائی اور خیر مانگے۔ جس کسی سے بھی تکلیف پہنچی ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے
معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کر کے اور جہنم سے پناہ مانگ کر سو جائے۔

متکلم اسلام ایک نظر میں

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد یحییٰ والی، گلکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ و تفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعہ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ نعیمیہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ، فیصل آباد

معہد الشیخ ذکریا، چانیا، افریقہ، مرکز اہل السنۃ والجماعہ، سرگودھا

سرپرست اعلیٰ: مرکز اہل السنۃ والجماعہ، سرگودھا

مرکزی ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعہ، پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس

سرپرست: احناف ڈسٹ انٹرنیشنل

تبلیغی اسفار: سادات افریقہ، ملاوی، زمبیا، کینیا، سنگاپور، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، یمن، بحرین

تصانیف: علامہ اہل السنۃ والجماعہ، خلاصہ قرآن، نماز اہل السنۃ والجماعہ، صراط مستقیم کورس (مرد و خواتین)، اختلاف کورس، خطبات عظیم اسلام، مضامین عظیم اسلام، مجالس عظیم اسلام، مواءنہ عظیم اسلام، شہید کر بلا اور گناہ محرم،

قرآنی کشفائیں و مسائل، بیس رکعات تراویح، القواعد فی العبادۃ، اصول مناظرہ، زندہ اشکال شرح شکل ترمذی،

فضائل اعمال اور اعترافات کا علمی جائزہ

بیعت و خلافت: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

امین العلماء قطب العصر حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

اصلاح و ارشاد

خانقاہ اشرفیہ اختر، 87 جنوبی، سرگودھا